## خطبہ میں تاخیر :

رسول اکرم ﷺ کا معمول تھا کہ جمعہ کے خطبے میں آپ ﷺ تاخیر فرماتے یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے جب سب جمع ہو جاتے تو آپ ﷺ تنہا بغیر کسی طرح کے اظہار نخوت کے تشریف لاتے۔ نہ آپ ﷺ کے آگے کوئی صدا دے رہا ہوتا اور نہ پیچھے کوئی چلتا۔ آپ ﷺ طیلسان (سبز چادر خاص قسم کی) زیب تن کئے ہوتے جب آپ مسجد میں تشریف لاتے تو پیش قدمی کر کے خود صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو سلام کرتے۔ جب منبر پر چڑھتے تو لوگوں کی طرف چہرہ کر لیتے۔ پھر آپ ﷺ بیٹھ جاتے اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان شروع کر دیتے۔

جب حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان سے فارغ ہوتے تو رسول اکرم ﷺ کھڑے ہو جاتے۔ اذان و خطبہ کے درمیان بغیر وقفہ اور بغیر کسی اور کام کی طرف متوجہ ہوئے خطبہ شروع کر دیتے۔ پھر ذرا خطبہ دینے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے اور دوبارہ خطبہ دیتے۔

## خطبہ کے دوران :

رسول اکرم ﷺ جو بھی خطبہ دیتے اللہ تعالیٰ کی تعریف سے اس کا آغاز فرماتے اور جب آپ خطبہ فرماتے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔ آواز بلند ہو جاتی اور جلال بڑھ جاتا جیسے کہ کوئی لشکر سے ڈرا رہا ہو کہ جو صبح یا شام میں آنے والا ہے۔ اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ذرا فرق سے دکھاتے اور فرماتے کہ اس کے بعد سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کی سنت ہے سب سے بدترین کام بدعت (دین میں نئی ایجاد) ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے)۔

(زاد المعاد)

## خطبہ میں :

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سورہ ق خطبہ میں اکثر پڑھا کرتے تھے اور کبھی سورہ والعصر اور کبھی لا یستوی اصحب النار واصحب الجنۃ اصحب الجنۃ ھم الفائزون اور کبھی ونادو ایا مالک لیقض علینا ربک قال انکم

Marfat.com

ماکشون۔ (بحرالرائق، بہشتی گوہر)

## خطبہ کے بعد :

رسول اکرمؐ جب خطبہ سے فارغ ہو جاتے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت کہتے اور آپؐ لوگوں کو نماز پڑھاتے اور نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون یا سبح اسم ربك الاعلی اور ھل انك حدیث الغاشیہ پڑھتے تھے۔

(بہشتی گوہر)

## نمازِ جمعہ :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ جب سردی زیادہ ہوتی تو نماز جمعہ شروع وقت ہی میں پڑھ لیتے اور جب موسم زیادہ گرم ہوتا تو ٹھنڈے وقت یعنی گرمی کی شدت کم ہونے پر پڑھتے۔ (صحیح بخاری)

## عیدین :

رسول اکرمؐ کا عیدین میں غسل کرنا ثابت ہے۔ حضرت خالد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ کی عادت کریمہ تھی کہ عیدالفطر، یوم النحر، یوم عرفہ میں غسل فرمایا کرتے تھے۔

رسول اکرمؐ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ روزِ عیدالفطر عیدگاہ جانے سے پہلے چند کھجوریں تناول فرماتے تھے۔ ان کی تعداد طاق ہوتی یعنی تین، پانچ، سات وغیرہ

(بخاری، طبرانی)

رسول اکرمؐ عیدالاضحی کے دن نماز سے واپس آنے سے پہلے کچھ نہ کھاتے چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ عیدالفطر کو بغیر کچھ کھائے نہ نکلتے اور عیدالاضحیٰ کو بغیر کچھ کھائے نکلتے۔ جب تک نماز عید نہ پڑھ لیتے اور قربانی نہ کر لیتے نہ کھاتے، پھر اپنی قربانی کے گوشت میں سے کچھ تناول فرماتے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، مدارج النبوۃ)

## عیدین کا لباس :

رسول اکرمؐ عید کے دن خوب صورت اور عمدہ لباس زیب تن فرماتے۔ آپؐ کبھی سبز و سُرخ دھاریدار چادر شریف اوڑھتے تھے۔ یہ چادر یمن کی ہوتی جسے بُردِ یمانی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

وہ یہی چادر ہے۔ عید کے لیے زیب و زینت کرنا مستحب ہے مگر لباس مشروع ہو۔
(مدارج النبوۃ)

## عیدگاہ :

رسول اکرمؐ کی عادت کریمہ تھی کہ نماز عید، عیدگاہ (میدان) میں ادا فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

رسول اکرمؐ عیدگاہ تک پاپیادہ تشریف لے جاتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ)

رسول اکرمؐ جب عیدگاہ میں پہنچ جاتے تو فوراً نماز شروع فرما دیتے نہ اذان نہ اقامت اور الصلوۃ جامعہ وغیرہ کی ندا۔ کچھ نہ ہوتا۔

رسول اکرمؐ جب عیدگاہ میں پہنچ جاتے تو فوراً نماز شروع فرما دیتے نہ اذان نہ اقامت اور الصلوۃ جامعہ وغیرہ کی ندا۔ کچھ نہ ہوتا۔

رسول اکرمؐ جس راہ سے عیدگاہ تشریف لے جاتے راہ سے واپس تشریف نہ لاتے بلکہ دوسرے راستہ سے تشریف لاتے۔ (بخاری۔ ترمذی۔ مدارج النبوۃ)

## نماز عید :

رسول اکرمؐ اور آپؐ کے صحابہ جب عیدگاہ پہنچتے تو نماز عید سے قبل اور بعد میں کوئی (نفل وغیرہ) نہ پڑھتے اور خطبہ سے پہلے نماز شروع کرتے اس طرح آپؐ عیدین میں رکعتیں ادا کرتے۔ (زاد المعاد)

پہلی رکعت میں تکبیریں فرما لیتے تو قرأت شروع فرماتے۔ سورہ فاتحہ پھر اس کے بعد سورہ قٓ و القرآن المجید ایک رکعت میں پڑھتے اور دوسری رکعت میں اقتربت الساعۃ والشق القمر پڑھتے۔ بسا اوقات آپ دو رکعتوں میں سبح اسم ربک الاعلی اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھتے۔ (زاد المعاد)

رسول اکرمؐ نماز عیدالفطر میں تاخیر فرماتے اور نماز عیدالاضحیٰ کو جلد تر پڑھتے۔ (مسند شافعی، مدارج النبوۃ)

## خطبہ عیدین :

جب نماز ختم ہو جاتی تو رسول اکرمؐ اٹھ کر لوگوں کے مقابل کھڑے ہو جاتے ہو

بدستور اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ پھر آپ خطبہ دیتے اور وعظ و نصیحت فرماتے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

میں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ آپ نے بلااذان و اقامت کے نماز شروع کی۔ پھر فارغ ہو کر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا جس میں تقویٰ و طہارت کی ترغیب تھی۔ پھر عورتوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں بھی نصیحت کی۔ (متفق علیہ)

آپؐ عیدین کے خطبہ میں تکبیریں زیادہ کہتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

"اپنی عیدوں کو بکثرت تکبیر سے مزین کرو۔" (طبرانی)

## ایام تشریق :

رسول اکرمؐ عیدالاضحیٰ کے موقع پر عرفہ کے دن نویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن (تیرھویں ذی الحجہ) کی نماز عصر تک نماز کے تکبیر کہتے جس میں یہ الفاظ ہوتے تھے۔

**اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔** (زادالمعاد)

# معمولاتِ قربانی

## قربانی :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

وہ عیدگاہ میں عیدالاضحیٰ کے دن آپؐ کے ہمراہ حاضر ہوئے۔ جب آپ نے خطبہ مکمل کر لیا تو ایک مینڈھا لایا گیا آپؐ نے اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا اور فرمایا کہ:

"یہ میری طرف سے اور میری امت کے ہر اس آدمی کی طرف سے ہے جس نے ذبح نہیں کیا۔" (ابوداؤد)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

Marfat.com

رسول اکرم ﷺ نے ایک دُنبہ کی اپنی طرف سے قربانی کی اور دوسرے دُنبہ کے ذبح میں فرمایا کہ "یہ (قربانی) اس کی طرف سے ہے جو میری امت میں مجھ پر ایمان لایا اور جس نے میری تصدیق کی۔"

(جمع الفوائد)

## قربانی کا طریقہ :

رسول اکرم ﷺ جب قربانی کے لئے بکری کو ذبح کرتے اور اپنا پاؤں اس کے چہرے پر رکھتے تو پھر بسم اللہ۔ اللہ اکبر کہتے اور ذبح کرتے۔ (ترمذی)

## قربانی کی دعا :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے دن یعنی عید قربان کے دن رسول اکرم ﷺ نے سیاہ سفیدی مائل سینگوں والے دو خصی مینڈھوں کی قربانی لی۔ جب کہ آپ ﷺ نے ان کا رخ صحیح یعنی قبلہ کی طرف کر لیا تو یہ دعا پڑھی۔

**انی وجّهتُ وجهی للذی فطر السّمٰوٰت والارض علیٰ ملّة ابرهیم حنیفا وّ مَا انا من المُشرکین ۔ انّ صلوٰتی وَ نُسکی و محیای ومماتی لله ربّ العَالمین ۔ لا شریك له، وبذالك اُمرتُ وانا من المُسلمین ۔ اللّٰهمّ منك ولك عن محمّدٍ وّاُمّته ۔ بسم الله الله اکبر** پھر ذبح کیا۔

میں نے اس ذات کی طرف اپنا رخ موڑا جس نے آسمانوں کو زمینوں کو پیدا کیا اس حال میں کہ میں ابراہیم (علیہ السلام) حنیف کے دین پر ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بیشک میری نماز اور میری عبادت اور میرا مرنا اور میرا جینا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو رب العالمین ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ یہ قربانی تیری توفیق سے ہے۔ اور تیرے ہی لئے ہے۔ محمد ﷺ اور ان کی امت کی طرف سے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

Marfat.com

# معمولات روزہ

## روزہ :

حضرت عبداللہ بن شفیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اکرمؐ کے روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا کہ:

رسول اکرمؐ کبھی متواتر روزے رکھتے تھے اور ہمارا خیال ہوتا تھا کہ اس ماہ میں افطار ہی نہیں فرمائیں گے اور کبھی ایسا مسلسل افطار فرماتے تھے کہ ہمارا خیال ہوتا کہ اس ماہ میں روزہ ہی نہ رکھیں گے لیکن مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سے رمضان المبارک کے علاوہ کسی ماہ تمام ماہ کے روزہ نہیں رکھے (ایسے ہی کسی ماہ کو کامل افطار میں گزار دیا ہو یہ بھی نہیں کیا) (ابوداؤد، شمائل ترمذی)

## روزہ کی فرضیت :

۲ھ میں روزہ کی فرضیت نازل ہوئی۔ رسول اکرمؐ روزہ فرض ہونے کے بعد نو سال تک اس دنیائے فانی میں رہے اور نو رمضانوں کے روزے رکھے۔

## روزے کا معمول :

رسول اکرمؐ کی عادت شریف روزے بہت رکھنے کی تھی۔ کبھی کبھی آپؐ مسلسل کئی دن روزے رکھتے تھے۔

رسول اکرمؐ کا معمول (روزے کے معاملہ میں) بھی عجیب نرالا تھا کہ:

"مصالح وکیہ کے تحت خاص ایام کے روزے رکھتے اور بسا اوقات افطار فرما لیتے۔"

(شرح شمائل ترمذی)

رسول اکرمؐ کا یہ معمول تھا کہ جب تک رویت ہلال کا ثبوت نہ ہو جائے یا کوئی یقینی گواہ نہ ہو جائے آپ روزے شروع نہ کرتے جیسا کہ آپؐ نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کو قبول کرکے روزہ رکھا۔ (زادالمعاد)

Marfat.com

## روزے کی اہمیت :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا عشرہ اخیرہ شروع ہوتا تو رسول اکرمؐ کمر کس لیتے اور شب بیداری کرتے (یعنی پوری رات عبادت اور ذکر و دعا میں مشغول رہتے) اور اپنے گھر کے لوگوں (یعنی ازواج مطہراتؓ اور دوسرے متعلقین) کو بھی جگا دیتے (تاکہ وہ بھی ان راتوں کی برکتوں اور سعادتوں میں حصہ لیں) (صحیح بخاری و مسلم)

## تین روزے :

حضرت معاذۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ:

"رسول اکرمؐ ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے۔"

انہوں نے فرمایا: رکھتے تھے

میں نے مکرر پوچھا کہ مہینہ کے کن ایام میں رکھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ:

اس کا اہتمام نہ تھا۔ جن ایام میں موقع ہوتا رکھ لیتے۔ (شمائل ترمذی)

## خاص روزے :

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ چار چیزیں وہ ہیں جن کو رسول اکرمؐ کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۔ عاشورہ کا روزہ ۲۔ عشرہ ذی الحجہ یعنی یکم ذی الحجہ سے یوم عرفہ نویں ذی الحجہ تک کے روزے ۳۔ ہر مہینے کے تین روزے ۴۔ نماز فجر کی دو رکعت سنت۔ (سنن نسائی)

## پیر و جمعرات کا روزہ :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ پیر اور جمعرات کے روزے رکھا کرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

دوشنبہ اور پنج شنبہ کے دن حق تعالیٰ شانہٗ کی عالی بارگاہ میں اعمال پیش ہوتے ہیں۔ میرا

Marfat.com

دل چاہتا ہے کہ میرے اعمال روزہ کی حالت میں پیش ہوں۔ (شمائل ترمذی)

## مقاربت اور روزہ :

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ شب میں مقاربت فرماتے۔ صبح ہوتی تو غسل کر لیتے اور بدستور روزہ رکھتے۔ روزہ کی حالت میں کبھی ازواج کا بوسہ بھی لیتے تھے۔ (اسوہ حسنہ

## نفلی روزے :

رسول اکرمؐ نفلی روزے کبھی اس طرح مسلسل رکھنے لگتے کہ خیال ہوتا اب کبھی نہیں چھوڑیں گے اور کبھی چھوڑ دیتے تو معلوم ہوتا اب نہ رکھیں گے۔ رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزہ کبھی نہ رکھتے تاہم ہر مہینہ میں چند روزے ضرور ہی رکھتے۔ اس کے لیے عموماً دوشنبہ اور پنج شنبہ کو منتخب کرتے تھے۔

## یوم عاشورہ کا روزہ :

صحیحین میں ہے کہ جب رسول اکرمؐ مدینہ تشریف لائے اور یہودیوں کو یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا تو وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا۔ یہ ایک متبرک دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی دن موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو غلامی سے نجات دی اور فرعون کو غرق کیا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام بھی یہ روزہ رکھتے تھے اور ہم بھی رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

"تو ہم تم سے زیادہ موسیٰ (علیہ السلام) کے حقدار ہیں؟ چنانچہ عاشورہ کا روزہ خود بھی رکھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنھم کو بھی اس کا حکم دیا:

## روزے میں معمول نبوی :

اکثر یہ ہوتا کہ رسول اکرمؐ گھر پر تشریف لاتے اور پوچھتے۔ کچھ کھانے کو ہے؟ اگر جواب ملتا نہیں۔ تو فرماتے: میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

کبھی نفل روزہ کی نیت کر لیتے پھر کچھ سوچتے اور افطار کر ڈالتے۔

## افطار :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اکرم ﷺ مغرب کی نماز سے پہلے چند تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تھے۔ اور اگر تر کھجوریں بروقت موجود نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار فرماتے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی پی لیتے تھے۔ (ترمذی۔ معارف الحدیث)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ :

رسول اکرم ﷺ کھجور سے روزہ افطار کرنا پسند فرماتے۔ تین کھجوروں سے روزہ افطار کرتے اور کسی ایسی چیز سے روزہ افطار نہ کرتے جو آگ پر پکی ہو۔

(شمائل رسولؐ)

## افطار کی دعا :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب افطار فرماتے تو کہتے تھے :

**ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ وَانْشَاءَ اللّٰهُ**

(ابوداؤد)

حضرت معاذ بن زہیرہ تابعی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے رسول اکرم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تھے تو کہتے تھے۔

**اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ** (ابوداؤد)

## تراویح :

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

رسول اکرم ﷺ رمضان میں بیس رکعت اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(جمع الفوائد ص ۲۷۰ ج ۱ عن الطبرانی)

## اعتکاف :

احادیث صحیحہ میں منقول ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو رسول اکرم ﷺ کے لئے مسجد میں ایک چھوٹا خیمہ نصب کر دی جاتی اور وہاں کوئی پردہ چٹائی وغیرہ ڈال دیا جاتا یا کوئی چھوٹا خیمہ نصب ہوتا۔

رمضان کی بیسویں تاریخ کو فجر کے لئے آپ اس میں تشریف لے جاتے تھے اور عید کا

Marfat.com

چاند دیکھ کر وہاں سے باہر تشریف لاتے تھے۔ (معارف الحدیث)

## آدابِ اعتکاف :

اعتکاف کی حالت میں رسول اکرمؐ مسجد سے باہر نہ نکلتے۔ حتیٰ کہ گھر بھی بلاخاص ضرورت کے نہ جاتے، لیکن یہ برابر ہوتا کہ سر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ کی طرف کر دیتے۔ وہ باوجود ایام سے ہونے کے اسے دھوتیں اور بالوں میں کنگھی کر دیتیں۔ ازواج میں سے بعض خیمہ میں بھی آتی تھیں مگر بجز بات چیت کے ان سے اور کوئی سروکار نہ رکھتے واپسی پر ان کی مشایعت (بطور الفت و محبت چند قدم ہمراہ چلنا) بھی کرتے تھے۔ (اسوہ حسنہ ﷺ)

## کسی کے ہاں افطار

حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

رسول اکرمؐ جب کسی دوسرے کے گھر روزہ افطار کرتے تو اسے یہ دعا دیتے۔

"اللہ کرے کہ روزہ دار تیرے یہاں یونہی روزے افطار کیا کریں (تجھے ان کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا اور فرشتے تیرے لیے دعائے خیر کریں۔" (شمائل رسول ﷺ)

## ایام بیض کے روزے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

"رسول اکرمؐ ایام بیض (ہر مہینہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ) کے روزے نہ سفر میں چھوڑتے تھے نہ حضر میں۔" (شمائل رسول ﷺ)

# معمولاتِ حج

## حج :

۹ھ میں حج فرض ہوا اور ۱۰ھ میں رسول اکرمؐ نے حج فرمایا۔

## حج کے آداب :

رسول اکرمؐ نے جب حج کا عزم کیا تو اس کا عام اعلان کر دیا۔ روانگی کے دن خطبہ دیا اور احرام اور اس کے احکام کی تفصیل بیان فرمائی۔ ظہر کی نماز اپنی مسجد میں

Marfat.com

جماعت سے پڑھی پھر اندر تشریف لے گئے۔ تیل ڈالا کنگھی کی۔ تہبند باندھی۔ چادر اوڑھی اور ۶ ذیقعد کو عصر سے پہلے پہلے روانہ ہو گئے۔ پہلی منزل مقام "ذوالحلیفہ" میں ہوئی۔ نماز عصر کا قصر کیا رات بھر یہیں رہے۔ ایک ایک کر کے تمام ازدواج کے ہاں گئے۔ پھر صبح کیا خوشبو لگائی۔ ازار و رداء (تہبند اور چادر) کا احرام باندھا۔ ظہر کی نماز میں بھی قصر کیا اور مصلی پر ہی حج و عمرہ کے لئے باآواز بلند تلبیہ کیا (یہ منقول نہیں کہ نماز ظہر کے بعد خاص اس احرام کے لئے کوئی نماز پڑھی ہو)۔ یہ پورا سفر آپؐ نے سواری کی پیٹھ پر طے کیا تھا۔

## احرام کا غسل:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ: آپؐ نے کپڑے اتارے اور احرام باندھنے کے لئے غسل کیا۔

(جامع ترمذی۔ مسند دارمی)

## احرام سے قبل خوشبو:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ احرام سے قبل اور احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگایا کرتی تھیں۔ جس میں مشک ملا ہوا ہوتا تھا۔ گویا میں آپؐ کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں درآنحالیکہ آپ محرم تھے۔

(متفق علیہ مشکوٰۃ)

ایک اور دوسری روایت میں ہے کہ:

رسول اکرم ﷺ جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو سب سے بہترین خوشبو لگاتے جو میسر ہو سکتی۔ (اسوہ رسول اکرم ﷺ)

## تلبیہ احرام:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا اس حال میں کہ آپؐ کے سر کے بال بکھرے ہوئے اور مرتب طور پر لگے ہوئے تھے۔ (جیسا کہ غسل کے بعد سر کے بالوں کا حال ہوتا ہے اور آپ ﷺ اس طرح تلبیہ پڑھتے تھے:

Marfat.com

' لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک۔

میں حاضر ہوں اللہ پاک تیرے حضور حاضر ہوں۔ حاضر ہوں تیرا کوئی شریک ساتھی نہیں۔ میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ ساری حمد و ستائش کا تو ہی سزاوار ہے اور ساری نعمتیں تیری ہی ہیں اور ساری کائنات میں فرمان روائی بھی بس تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

(بس یہی کلمات آپ تلبیہ میں پڑھتے تھے ان پر کسی اور کلمہ کا اضافہ نہیں فرماتے تھے)
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

## ٭ احرام کا پہلا تلبیہ :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ (ذالحلیفہ کی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد) جب آپؐ مسجد کے پاس ہی ناقہ کی رکاب میں پاؤں رکھتے اور ناقہ آپؐ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو اس وقت آپؐ احرام کا تلبیہ پڑھتے۔
(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

## ٭ تلبیہ :

حضرت خلاد بن سائب تابعی اپنے والد حضرت سائب بن خلاد انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:

میرے پاس جبرائیل (علیہ السلام) آئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے حکم پہنچایا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں۔
(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

## ٭ تلبیہ کے بعد :

حضرت عمارہ بن حزیمہ بن ثابت انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ جب تلبیہ سے فارغ ہوتے۔ (یعنی تلبیہ پڑھ کر محروم ہوتے) تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنت کی دعا کرتے اور اس کی رحمت سے دوزخ کی خلاصی اور پناہ مانگتے۔
(مسند شافعی)

Marfat.com

## بیت اللہ میں حاضری :

طبرانی کا بیان ہے کہ :

جب رسول اکرم ﷺ کی نظر مبارک بیت اللہ شریف پر پڑی تو آپ نے فرمایا :

**اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تشریفاً وَّ تعظیماً وَّ تکریماً وَّ مھابۃً**

یعنی اے اللہ۔ اپنے گھر کی عزت۔ حرمت، عظمت اور بزرگی اور زیادہ بڑھا دے۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے تھے اور فرماتے تھے :

**اَللّٰھُمَّ اَنت السلامُ ومِنک السلامُ حیّنا ربّنا بالسلام اللّٰھُمَّ رد ھذا البیت تشریفاً وَّ تعظیماً وتکریماً ومھابۃً وزد من حجّہٗ اواعتمرہٗ تکریما و تشریفاً وَتعظیماً و برّاً ط**

اے اللہ جو تیرے اس گھر کو حج کرے یا عمرہ کرے اس کی بھی بزرگی عزت بڑائی اور عظمت میں زیادہ اضافہ فرما۔ (اسوہ رسول اکرم ﷺ)

## مکہ میں داخلہ :

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب مکہ پہنچے تو سب سے پہلے حجر اسود پر آئے اور اس کا استلام (حجر اسود کا چومنا) کیا، پھر آپ نے داہنی طرف سے طواف کیا جس میں پہلے تین چکروں میں آپ نے رمل کیا (ایک خاص انداز کی چال جو طاقت اور قوت کا اظہار ہوتا ہے۔) اور اس کے بعد چار چکروں میں آپ اپنی عادی رفتار سے چلے۔ (صحیح مسلم)

## طواف کا طریقہ :

طواف کرنے کی حالت میں رسول اکرم ﷺ چادر یوں اوڑھے تھے کہ اس کا ایک سرا بغل کے نیچے سے نکال کر شانے پر ڈالا لیا تھا۔ جب حجر اسود کے سامنے آتے تو اس کی طرف اشارہ فرماتے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ اس کو چومتے پھر لکڑی چوم کر آگے بڑھ جاتے اس چھڑی کا سرا مڑا ہوا تھا۔

Marfat.com

طبرانی نے اسناد جیّد کے ساتھ روایت کیا ہے کہ آپؐ جب رکن یمانی کو چھوتے تو فرماتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر اور جب حجراسود کے پاس آئے تو فرماتے اللہ اکبر۔ پھر طواف کے سات چکر پورے کرکے آپؐ مقام ابراہیم کی طرف بڑھے۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔

واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى (اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس نماز ادا کرو) پھر اس طرح کھڑے ہو کر کہ مقام ابراہیم علیہ السلام آپؐ کے اور بیت اللہ کے درمیان تھا۔ آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

حدیث کے راوی حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ذکر کرتے تھے کہ:

ان دو رکعتوں میں آپؐ نے قل یا ایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد قرأت کی۔

(اسوۂ رسول اکرم ﷺ)

طواف کے پہلے تین چکروں میں اس طرح چلے کہ رفتار تیز تھی اور جسم جھومتا تھا۔ باقی میں جھومنا موقوف کر دیا مگر چھوٹے چھوٹے ڈگوں میں تیز چلتے رہے۔ چادر اس طرح اوڑھے تھے کہ ایک سرا بغل کے نیچے سے نکال کر کندھے پر ڈال لیا تھا۔ جس سے ایک ہاتھ اور شانہ کھل گیا تھا۔ طواف کرتے ہوئے جب حجراسود کے سامنے آئے تو اس کی طرف اشارہ کرتے۔ ہاتھ میں خمیدہ سر لکڑی تھی جس سے اسے مس کرتے اور پھر لکڑی کا بوسہ لے کر آگے روانہ ہو جاتے۔ خود حجراسود کا بوسہ لینا اور ہاتھ سے مس کرنا بھی ثابت ہے۔ رکن یمانی کو بھی چھوتے تھے مگر اس کا بوسہ نہ لیتے۔

طبرانی میں ہے کہ جب رکن یمانی کو چھوتے تو فرماتے بسم اللہ واللہ اکبر اور جب حجر اسود کے سامنے آتے تو کہتے۔ اللہ اکبر۔ (اسوہ حسنہ ﷺ)

## طواف کے آداب :

مکہ میں داخل ہونے کے بعد جوں ہی رسول اکرمؐ کی نظر خانہ کعبہ پر پڑی۔ آپ جوش میں فرمانے لگے:

اللھم زدھذا البیت تشریفا وتعظیما وتکریما ومھابۃ

(طبرانی)

Marfat.com

اے اللہ اس گھر کی بزرگی عزت، حرمت، عظمت اور زیادہ کر دے۔

پھر مسجد میں آئے تو سیدھے کعبہ کی طرف بڑھے (اور تحیۃ المسجد ادا نہ کی کیونکہ مسجد الحرام کی تحیۃ طواف ہے) حجراسود کے مقابل ہوئے تو اُسے چھوا مگر اس کے لیے کشمکش کی نہ پورے جسم سے اس کے محاذ میں کھڑے ہوئے نہ رکن یمانی کی طرف رخ کیا نہ ہاتھ اٹھائے نہ طواف کے لیے کوئی خاص نیت زبان سے کچھ کہہ کر کی اور نہ نماز کی طرف طواف کو تکبیر سے شروع کیا۔ بلکہ صرف یہ کیا کہ حجراسود کی طرف پشت ہو ہی سا رُخ کیا۔ اُسے چھوا اور اپنے داہنی طرف سے طواف شروع کر دیا۔ کعبہ بائیں جانب تھا۔ رکنین (حجراسود اور رکن یمانی) کے بین

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار (۲:۲۰۱)

اے پروردگار ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

## مقام ابراہیم :

رسول اکرمؐ طواف کعبہ سے فارغ ہو کر مقام ابراہیمؑ کے پیچھے آئے اور یہ آیت پڑھی : واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی (۲: ۱۲۵) مقام ابراہیم میں نماز پڑھو۔

پھر دو رکعت نماز ادا کی جس میں سورہ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الناس پڑھی۔

## تفریق عمرہ و حج :

رسول اکرمؐ مکہ پہنچے تو حکم دیا جن کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں صرف عمرہ پر اکتفا کریں۔ طواف کریں۔ صفا و مروہ کے مابین سعی کریں اور احرام اتار دیں اس پر حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا۔

"یہ حکم صرف اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟"

آپؐ نے فرمایا۔ ہمیشہ کے لیے۔

اور فرمایا: "اگر میرے ساتھ بھی قربانی کے جانور نہ ہوتے تو تمہاری طرح میں بھی احرام اتار دیتا مگر اب قربانی کے وقت تک یہ نہیں ہو سکتا۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس حکم پر عمل کیا یہاں تک کہ یوم الترویہ (۸ ذی الحجہ) آیا تو حج کی نیت باندھی۔

## استلام :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حجتہ الوداع میں رسول اکرمؐ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپؐ کے ہاتھوں میں ایک خمدار چھڑی تھی اسی سے آپؐ حجراسود کا استلام فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ تشریف لائے تو مکہ میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے حجراسود کے قریب پہنچ کر آپؐ نے اس کا استلام کیا۔ پھر آپؐ نے طواف کیا۔ پھر صفا پہاڑی پر آئے اور اس کے اتنے اوپر چڑھ گئے کہ بیت اللہ نظر آنے لگا۔ پھر آپ نے ہاتھ اٹھائے (جس طرح دعا میں اٹھائے جاتے ہیں) اور پھر جتنی دیر تک آپ نے چاہا اللہ کے ذکر و دعا میں مشغول رہے۔ (سنن ابی داؤد)

## حالت طواف :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح کی عبادت ہے بس یہ فرق ہے کہ طواف میں تم کو باتیں کرنے کی اجازت ہے تو جو کوئی طواف کی حالت میں کسی سے بات کرے تو نیکی اور بھلائی ہی کی بات کرے۔ (لغو اور فضول یا ناجائز باتوں سے طواف کو مکدر نہ کرے)
(جامع ترمذی، نسائی، دارمی)

## طواف میں دعا :

حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اکرمؐ کو (طواف کی حالت میں) رکن یمانی اور حجراسود کے درمیان (کی مسافت میں)

Marfat.com

یہ دعا پڑھتے سنا:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار (ابی داؤد)

(اے میرے پروردگار ہم کو دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور دوزخ کے عذاب سے ہم کو بچا!)

## سعی :

مقام ابراہیمؑ سے رسول اکرمؐ پھر حجراسود کی طرف واپس آئے اور پھر اس کا استلام کیا۔ (یہ استلام سعی کے لیے تھا جس طرح بیت اللہ کا طواف حجراسود کے استلام سے شروع کیا جاتا ہے۔ اسی طرح سعی سے پہلے بھی استلام مسنون ہے) پھر ایک دروازے سے (سعی کے لیے) صفا پہاڑی کی طرف چلے گئے اور اس کے بالکل قریب پہنچ کر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ان الصفا والمروة من شعائر الله (بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں جن کے درمیان سعی کا حکم ہے)

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:

"میں اس صفا سے سعی شروع کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے پہلے کیا ہے۔"

چنانچہ آپؐ پہلے صفا پر آئے اور اس حد تک اس کی بلندی پر چڑھے کہ بیت اللہ آپ کے نظر کے سامنے آگیا۔ اس وقت آپ قبلہ کی طرف رخ کرکے کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی تکبیر و تمجید میں مصروف ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا:

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیی قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پرستش کے لائق نہیں۔ وہ تنہا مالک و معبود ہے۔ کوئی اس کا شریک ساجھی نہیں۔ ساری کائنات پر اسی کی فرماں روائی ہے اور حمد و ستائش اسی کا حق ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر

ہے وہی تنہا معبود و مالک ہے۔ اس (نے مکہ پر اور سارے عرب پر اقتدار بخشے اور اپنے دین کو سربلند کرنے کا) اپنا وعدہ پورا فرما دیا۔ اپنے بندے کی اس نے بھرپور مدد فرمائی اور کفر و شرک کے لشکروں کو تنہا اسی نے شکست دی)

رسول اکرمؐ نے تین مرتبہ یہ کلمات ادا فرمائے اور ان کے درمیان دعا کی۔ اس کے بعد آپؐ مروہ کی جانب چلے۔ یہاں تک کہ آپؐ کے قدم وادی کے نشیب میں پہنچے تو آپؐ کچھ دوڑ کر چلے۔ پھر آپؐ جب نشیب سے اوپر آ گئے تو اپنی عام رفتار کے مطابق چلے یہاں تک کہ مروہ پہاڑی پر آ گئے اور یہاں آپؐ نے بالکل وہی کیا جو صفا پر کیا تھا۔ (یعنی وہی سب کلمات ادا فرمائے) یہاں تک کہ آپؐ آخری (ساتواں) پھیرا پورا کر کے مروہ پر پہنچے۔

(اسوہ رسول اکرم ﷺ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جب لوگوں نے بہت ہجوم کیا تو وہ پیدل چلنے کے بجائے سوار ہو گئے۔ مروہ پر چڑھے اور جب کعبہ دکھائی دیا تو تکبیر و تحلیل کی پھر صفا کی طرف لوٹے یہاں تک کہ سعی کے سات دور پورے ہو گئے لیکن طواف کے برخلاف اس میں جھومے نہیں۔

## ارکان عمرہ کی تکمیل :

رسول اکرمؐ نے سعی کے بعد ان تمام لوگوں کو جن کے ہمراہ قربانی کے جانور نہ تھے پھر ہدایت فرمائی کہ:

اب احرام اتار دیں کیونکہ عمرہ کے ارکان پورے ہو گئے ہیں۔

خود اپنی نسبت فرمایا:

اگر پہلے سے یہ معلوم ہوتا تو جانور ساتھ ہرگز نہ لاتا۔ عمرہ کے بعد احرام اتار دیتا اور وقت پر جانور خرید لیتا۔

## منیٰ روانگی

رسول اکرمؐ جب تک مکہ میں مقیم رہے۔ نماز برابر جائے قیام پر پڑھتے رہے اور قصر کرتے رہے۔ پنج شنبہ کو تمام ہمراہیوں کے ساتھ منی کو روانہ ہوا۔ راستہ میں لوگوں نے حج کا احرام پہن لیا۔ جنہوں نے عمرہ کے بعد اتار دیا تھا۔ منیٰ پہنچ کر ظہر و عصر کو

Marfat.com

جمع کیا اور جمعہ کی رات وہیں بسر کی۔ جب صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہو گیا تو عرفات کو روانہ ہوئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں بعض تلبیہ کرتے تھے اور بعض تکبیر۔ آپؐ دونوں کو دیکھ کر ہنستے تھے مگر کچھ نہ کہتے تھے۔

(اسوہ حسنہ [illegible])

## منیٰ میں قیام :

رسول اکرمؐ ۸ ذی الحجہ کو اپنی ناقہ پر سوار ہو کر منیٰ پہنچے اور وہاں پر اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ مسجد خیف میں ظہر و عصر، مغرب و عشاء اور فجر پانچوں نمازیں پڑھیں۔ فجر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر آپؐ منیٰ میں اور ٹھہرے۔ یہاں تک کہ جب سورج نکل آیا تو آپؐ عرفات کی طرف روانہ ہوئے اور آپ نے حکم دیا تھا کہ صوف کا بنا ہوا خیمہ آپؐ کے لیے نمرہ میں نصب کیا جائے (نمرہ دراصل وہ جگہ ہے جہاں سے آگے عرفات کا میدان شروع ہوتا ہے) آپ کے خاندان قریش کے لوگوں کو اس کا یقین تھا اور اس کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں تھا کہ آپ (مشعر حرام) کے پاس قیام کریں گے جیسا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں کہا کرتے تھے (لیکن آپؐ نے ایسا نہیں کیا بلکہ آپؐ مشعر حرام کے حدود سے آگے بڑھ کر عرفہ پہنچ گئے اور آپؐ نے دیکھا کہ (آپؐ کی ہدایت کے مطابق) نمرہ میں آپؐ کا خیمہ نصب کر دیا گیا ہے۔ تو آپؐ اس خیمہ میں اتر گئے۔

(معارف الحدیث

## عرفات میں خطبہ اور وقوف :

جب آفتاب ڈھل گیا تو رسول اکرمؐ نے ناقہ قصواء پر کجاوا کسنے کا حکم دیا چنانچہ اس پر کجاوا کس دیا گیا۔ آپؐ اس پر سوار ہو کر وادی عرفہ کے درمیان آئے اور آپؐ نے اونٹنی کی پشت ہی پر سے لوگوں کو خطبہ دیا۔

(خطبہ کی تفصیل تعلیمات کے باب میں درج ہے)

## وقوف عرفہ :

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ سے فرماتے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے حج (کا خاص رکن جس پر حج کا دارو مدار ہے) وقوف عرفہ ہے

Marfat.com

جو حاجی مزدلفہ والی رات میں (یعنی ۹ اور ۱۰ ذی الحجہ کی درمیانی رات میں) بھی صبح صادق سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے تو اس نے حج پالیا اور اس کا حج ہو گیا۔ (یوم النحر یعنی ۱۰ ذی الحجہ کے بعد) منیٰ میں قیام کے تین دن ہیں۔ (جن میں تین جمروں کی رمی کی جاتی ہے۔ ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) اگر کوئی آدمی صرف دو دن میں یعنی (۱۱، ۱۲ کو رمی کر کے) جلدی منیٰ سے چل دے تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور اگر کوئی ایک دن ٹھہر کے (۱۲ ذی الحجہ کی رمی کر کے) وہاں سے جائے تو اس پر بھی گناہ اور الزام نہیں ہے (دونوں باتیں جائز ہیں)۔

(ترمذی۔ ابی داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

## وقوف عرفہ اور دُعا:

نماز سے فارغ ہو کر رسول اکرم ﷺ پھر اونٹ پر سوار ہوئے اور دامنِ کوہ میں کھڑے ہو کر تضرع وزاری میں مصروف ہو گئے۔ آپ دعا اس طرح مانگ رہے تھے کہ دونوں ہاتھ چہرہ مبارک تک اٹھے ہوئے تھے گویا مسکین کچھ مانگ رہا ہے۔ دُعا یہ تھی۔

**اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمدُ کالَّذِی نَقُولُ وَ خَیراً مِمَّا نَقُولَ اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلاَتِی وَ نُسکِی وَ مُحیَایَ وَ مَمَاتِی وَاِلَیکَ مَآبِی تُرَاثِی۔ اَللّٰھُمَّ اَنِی اَعُوذُبِکَ مَن عَذابِ القَبرِ وَوَسوَسَۃِ الصَّدرِ وَ شتَاَب الامرِ اَللّٰھُمَّ اِنِی اعوزُبِکَ مِن شرِ مانَجتُی بَہ الرِّیح۔**

(ترمذی)

اللہ پاک تیری وہ ستائش جو ہم بیان کرتے ہیں وہ اس سے بڑھ کر ہے جو ہم کہتے ہیں۔ اللہ پاک میری نماز۔ میری عبادت میرا جینا۔ میرا مرنا سب کچھ تیرے ہی لئے ہے۔ تیرے ہی طرف میرا لوٹنا ہے اور تو ہی میرا وارث ہے۔ اللہ پاک قبر کے عذاب۔ دل کے وسوسے اور معاملات کی ابتری سے پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ پاک ہر قسم کے شر سے مجھے محفوظ رکھ۔

## یومِ عرفہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اپنے بندوں کے لئے

Marfat.com

جہنم سے آزادی اور رہائی کا فیصلہ کرتا ہو۔ (یعنی گنہگاروں کی مغفرت اور جہنم سے آزادی کا سب سے بڑے اور وسیع پیمانے پر فیصلہ سال کے ۳۶۰ دنوں میں ایک دن یوم العرفہ میں ہوتا ہے) اس دن اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحمت و رافت کے ساتھ (عرفات میں جمع ہونے والے) اپنے بندوں کے بہت ہی قریب ہو جاتا ہے۔ اور ان پر فخر کرتے ہوئے فرشتوں سے کہتا ہے:

**مَاارَادَھٰؤُلاءِ** دیکھتے ہو! میرے یہ بندے کس مقصد سے یہاں آئے ہیں؟

(صحیح مسلم)

حضرت طلحہ عبیداللہ بن کریز تابعی سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

شیطان کسی بھی دن اتنا ذلیل، اتنا خوار، اتنا دھتکارا اور پھٹکارا ہوا اور اتنا جلا بھنا نہیں دیکھا گیا جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ذلیل خوار روسیاہ اور جلا بھنا دیکھا جاتا ہے۔ اور یہ صرف اس لئے کہ وہ اس اللہ کی رحمت کو (موسلا دھار) برستے ہوئے اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کا فیصلہ ہوتے ہوئے دیکھتا ہے۔ (اور یہ اس لعین کے لئے ناقابل برداشت ہے)۔

(موطا امام مالکؒ)

## یوم عرفہ کی خاص دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جملہ اوقات میں عرفہ کی شام کو میدان عرفات میں رسول اکرم ﷺ کی خاص دعا یہ تھی۔

**اللّٰھُمَّ انَّکَ تسمعُ کلامی وترٰی مکانی و تعلمُ سری وعلا نیتی لا یَخفٰی علیکَ شیءٌ من امری وانا البائسُ الفقیرُ المستغیثُ المستجیرُ الوجلُ المشفقُ المقرُّ المعترفُ بذنبہ اسئالک مسئلۃ المسکین و ابتھلُ الیک ابتھال المذنب الذلیل وادعوک دعاء الخائف الضریر و دعاء من خضعت لک رقبتہ وفاضت لک عبرتہ و ذلَّ لک جسمہ ورغمَ لک انفہ اللّٰھُمَّ لا تجعلنی بدعائک شقیاً وکن بی رؤفا رحیماً یا خیر المسئولین وباخیر**

Marfat.com

المعطین۔"

اے اللہ تو میری بات سنتا ہے اور میں جہاں اور جس حال میں ہوں تو اس کو دیکھتا ہے اور میرے ظاہر و باطن سے تو باخبر ہے تجھ سے میری کوئی بات ڈھکی چھپی نہیں۔ میں دکھی ہوں، محتاج ہوں، فریادی ہوں، پناہ جُو ہوں، ترساں ہوں، ہراساں ہوں، اپنے گناہوں کا اقراری ہوں، تجھ سے سوال کرتا ہوں جیسے کوئی عاجز مسکین بندہ سوال کرتا ہے۔ تیرے آگے گڑگڑاتا ہوں جیسے گنہگار ذلیل و خوار گڑگڑاتا ہے اور تجھ سے دعا کرتا ہوں جیسے کوئی خوف زدہ آفت رسیدہ دعا کرتا ہے اور اس بندے کی طرح مانگتا ہوں جس کی گردن تیرے سامنے جھکی ہوئی ہو اور آنسو بہہ رہے ہوں اور تن بدن سے وہ تیرے آگے فروتنی کئے ہوئے ہو اور اپنی ناک تیرے سامنے رگڑ رہا ہو۔ اے اللہ تو مجھے اس دعا مانگنے میں ناکام اور نامراد نہ رکھ اور میرے حق میں بڑا مہربان نہایت رحیم ہو جا۔ اے سب سے بہتر و برتر جن سے مانگنے والے مانگتے ہیں اور جو مانگنے والوں کو دیتے ہیں۔ (معجم کبیر للطبرانی)

## عرفات سے روانگی :

جب آفتاب پوری طرح غروب ہو گیا تو رسول اکرمؐ عرفات سے روانہ ہوئے۔ آپؐ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار تھے۔ آپؐ لوگوں کو دوڑتے دیکھ کر فرماتے تھے:

لوگو! وقار سے چلو۔ نیکی کچھ دوڑنے میں نہیں ہے۔

آپؐ درمیانی رفتار سے مسلسل تلبیہ کرتے ہوئے چلتے رہے۔ یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے۔

## مزدلفہ میں قیام :

رسول اکرمؐ نے مزدلفہ پہنچتے ہی فوراً وضو کیا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان دینے کا حکم دیا اور اقامت کے بعد بغیر اسباب اتارے مغرب پڑھی پھر توقف کیا یہاں تک کہ جب لوگ اتر چکے تو عشاء کے لیے صرف اقامت کہلوائی اور نماز پڑھی۔ دونوں نمازوں کے مابین کوئی سنت نہیں پڑھی۔ رات یہیں بسر کی اور اچھی طرح سوئے۔ اس شب میں نہ خود بیدار رہے اور نہ دوسروں کو بیدار رہنے کا حکم دیا۔ کمزور عورتوں اور بچوں کو طلوع سے پہلے ہی منیٰ روانہ کر دیا مگر تاکید فرما دی کہ دن نکلنے سے پہلے کنکریاں نہ

Marfat.com

پھینکیں۔ (ترمذی)

## مشعرالحرام :

نماز فجر ادا کر کے رسول اکرمؐ بھی سوار ہو گئے۔ مشعرالحرام میں آئے اور قبلہ رو ہو کر دعا و اناہت میں مصروف ہو گئے۔ یہاں تک کہ روشنی پھیل گئی۔ پھر حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا کر تلبیہ کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ یہیں راستے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ رمی الجمار کے لیے سات کنکریاں چن دیں۔ جنہیں مٹھی میں لے کر پھونکتے اور لوگوں سے فرماتے تھے:

ایسی ہی کنکریاں پھینکو۔ دین میں غلو مت کرو۔ کیونکہ اسی غلو فی الدین نے اگلی قوموں کو ہلاک کر ڈالا۔

## وادیٔ مُحسّر :

رسول اکرمؐ جب سفر کرتے ہوئے وادی مُحسّر میں پہنچے تو اونٹنی کی رفتار تیز کر دی کیونکہ آپؐ کا یہ معمول تھا کہ جب ان مقامات پر پہنچتے جہاں قوموں پر عذاب نازل ہوا ہوتا تو تیزی سے نکل جاتے۔ یہ وادی وہی ہے جس میں اصحاب فیل ہلاک کیے گئے تھے

## رمی الجمار :

رسول اکرمؐ منیٰ پہنچے تو زوال کے بعد جمرۃ العقبہ کے پاس تشریف لائے اور وادی میں سواری پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر یکے بعد دیگرے سات کنکریاں پھینکیں۔ ہر کنکری پر تکبیر کہتے تھے۔ اب تلبیہ موقوف کر دیا تھا۔ حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم ساتھ تھے۔ ایک اونٹنی کی مہار تھامے تھے اور دوسرا دھوپ سے بچانے کے لیے کپڑا تانے تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے دسویں ذی الحجہ کو جمرۂ عقبہ کی رمی چاشت کے فرمائی اور اس کے بعد ایام تشریق میں جمرات کی رمی آپؐ نے زوال آفتاب کے بعد۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ کو (۱۰ ذی الحجہ کو) اپنی ناقہ پر رمی کرتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ اس وقت فرما رہے تھے کہ :

Marfat.com

تم مجھ سے اپنے مناسک سیکھ لو میں نہیں جانتا کہ شاید اس حج کے بعد میں کوئی اور حج نہ کروں (اور پھر تمہیں اس کا موقع نہ ملے) (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ رمی جمرات کے بارے میں ان کا معمول اور دستور تھا کہ وہ پہلے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے اس کے بعد آگے نشیب میں اتر کر قبلہ رو کھڑے ہوتے اور ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا کرتے پھر درمیان والے جمرہ پر بھی اسی طرح سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر بائیں جانب نشیب میں اتر کر قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے۔ پھر آخری جمرہ (جمرۃ العقبہ) ہر بطن وادی سے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے اور اس جمرہ کے پاس کھڑے نہ ہوتے بلکہ واپس ہو جاتے اور بتاتے تھے کہ:

میں نے رسول اکرمؐ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (صحیح بخاری)

## خطبہ منیٰ :

رمی الجمار کے بعد رسول اکرمؐ قیام گاہ (مقام منیٰ) پر لوٹ آئے اور ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا: جس میں لوگوں کو قربانی کے دن کی حرمت و عظمت اور اللہ کے نزدیک اس کی فضیلت سے آگاہ کیا اور تمام ممالک پر مکہ مکرمہ کی فضیلت بیان فرمائی اور کتاب اللہ کے مطابق حکمرانی کرنے والوں کی سمع و اطاعت کا حکم دیا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ مناسک حج بھی انہی سے سیکھو۔ مسلمانوں کو یہ وصیت بھی کی کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ باہم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو اور یہ بھی فرمایا کہ:

ظالم خود اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے۔ لوگو اپنے رب کی عبادت کرو۔ اپنی پانچوں نمازیں پڑھا کرو۔ اپنے رمضان کے روزے رکھو۔ جو تمہیں حکم دیا جائے اس کی اطاعت کرو اور ان سب کے عوض اپنے رب کی جنت لے لو۔

## آپؐ کا قربانی فرمانا :

رسول اکرمؐ پھر قربان گاہ میں تشریف لے گئے اور عمر شریف کے حساب سے تریسٹھ اونٹ دست مبارک سے ذبح کئے۔ کل سو اونٹ ہمراہ لائے تھے۔ باقی کے اونٹ ذبح کرنے کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا اور فرمایا: قربانی کا گوشت اور کھال سب کچھ

Marfat.com

مسکینوں کو خیرات کر دو۔ قصاب کو اس میں سے بطور اُجرت کچھ نہ دینا اس کی مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔ (اسوہ حسنہ ﷺ)

قربان گاہ میں تریسٹھ اونٹ کی قربانی آپؐ نے اپنے ہاتھ سے کی پھر جو باقی رہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے فرما دیئے۔ ان سب کی قربانی انہوں نے کی اور آپ نے ان کو اپنی قربانی میں شریک فرمایا۔ پھر آپؐ نے حکم دیا کہ قربانی کے ہر اونٹ میں سے ایک پارچہ لیا جائے۔ یہ سارے پارچے ایک دیگ میں ڈال کر پکائے گئے تو رسول اکرمؐ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔

(اسوہ رسول اکرم ﷺ)

## حلق (حجامت) :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ (۱۰ ذی الحجہ کی صبح کو مزدلفہ سے) منیٰ تشریف لائے تو پہلے جمرہ العقبیٰ پر پہنچ کر اس کی رمی کی پھر آپؐ اپنے خیمہ پر تشریف لائے اور قربانی کے جانوروں کی قربانی کی۔ پھر آپؐ نے حجام کو طلب فرمایا اور پہلے اپنے سر مبارک کی داہنی جانب اس کے سامنے کی۔ اس نے اس جانب کے بال مونڈے۔ آپؐ نے حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب کیا اور وہ بال ان کے حوالے کر دیئے۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنے سر کی بائیں جانب حجام کے سامنے کی اور فرمایا کہ اب اس کو بھی مونڈ دو۔ اس نے اس جانب کو بھی مونڈ دیا تو آپؐ نے وہ بال بھی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے حوالے فرما دیئے اور ارشاد فرمایا: "ان بالوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو۔" (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

## طواف زیارت :

اس کے بعد رسول اکرمؐ اپنی ناقہ پر سوار ہو کر طواف زیارت کے لیے بیت اللہ کی طرف چل دیئے اور ظہر کی نماز آپ نے مکہ میں جا کر پڑھی۔ طواف سے فارغ ہو کر (اپنے خاندان) بنی عبدالمطلب کے پاس آئے جو زم زم سے پانی کھینچ کھینچ کر لوگوں کو پلا رہے تھے تو آپؐ نے ان سے فرمایا:

اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ لوگ غالب آ کر تم سے یہ خدمت چھین لیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ ڈول کھینچتا۔ ان لوگوں نے آپؐ کو ایک ڈول زم زم کا دیا تو آپؐ نے اس میں

Marfat.com

سے نوش فرمایا۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے طواف زیارت کے سات چکروں میں رمل نہیں کیا (یعنی پورا طواف عادی رفتار سے کیا۔) (ابی داؤد، ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے طواف زیارت کو مؤخر کیا (یعنی اس کی تاخیر کی اجازت دے دی) دسویں ذی الحجہ کی رات تک۔ (ترمذی، ابی داؤد، ابن ماجہ)

## ایام تشریق کے بعد :

رسول اکرمؐ نے رات وہیں بسر کی۔ صبح ہوئی تو زوال کے بعد پھر کنکریاں پھینکنے چلے اور جمرہ اولیٰ سے شروع کرکے تیسرے جمرہ تک ہر ایک پر سات سات کنکریاں پھینکیں۔ ہر کنکری پر تکبیر کہتے اور جب سات کنکریاں پوری ہو جاتیں تو اٹھ کر دعا کرتے لیکن تیسرے جمرہ پر دعا نہیں کی اور کنکریاں پھینکنے کے بعد ہی واپس آ گئے۔ یہی منیٰ میں یوم النحر کے دوسرے دن پھر خطبہ دیا۔ اسی موقع پر "سورہ اذا جاء" نازل ہوئی جس سے آپ کو یقین ہو گیا کہ بس سفر آخرت قریب ہے لوگوں کو بھی اشارۃً اس کی اطلاع دے دی تھی جیسا کہ بیہقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ:

"منیٰ میں کل تین دن مقیم رہے یہاں تک کہ جب ایام تشریق ختم ہو گئے اور رمی الجمار سے فراغت ہو گئی تو سہ شنبہ کی ظہر کے بعد کوچ کر دیا۔"

## آخری خطبہ :

رسول اکرمؐ نے ایک خطبہ منیٰ میں نحر سے قبل فرمایا تھا اور دوسرا خطبہ ایام تشریف کے وسط میں فرمایا۔ جس میں آپؐ نے فرمایا:

"آج ایام تشریق کا وسطی دن ہے اور یہ جگہ مشعر حرام ہے۔" پھر فرمایا کہ:

شاید اب دوبارہ تم سے نہ مل سکوں۔ یاد رکھو، تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پرسش کرے گا۔ خبردار تمہارے قریب دور والے کو یہ بات پہنچا دے۔ خبردار کیا میں نے پہنچا

Marfat.com

دیا۔

## طواف وداع :

رسول اکرمؐ نے (منیٰ میں) دو دن واپسی میں جلدی نہیں فرمائی بلکہ تیسرے دن تک تاخیر فرمائی اور ایام تشریق کے تین دن پورے کئے یعنی ذی الحجہ اور منگل کو ظہر کی نماز پڑھ کر آپ ﷺ مقام محصب کی طرف روانہ ہوگئے۔ یہ ایک ریگستانی میدان ہے۔ آپؐ نے یہاں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا فرمائی اور کچھ دیر سو گئے۔ پھر آپؐ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور رات کو سحری کے وقت طواف وداع کیا۔ اس طواف میں آپؐ نے نہیں کیا۔ پھر مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ (زاد المعاد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ (حج کرنے کے بعد) اپنے اپنے وطنوں کے رُخ پر چل دیتے تھے۔ (طواف وداع کا اہتمام نہیں کرتے تھے تو رسول اکرمؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک وطن کی طرف کوچ نہ کرے، جب تک کہ اس کی آخری حاضری بیت اللہ پر نہ ہو (یعنی جب تک کہ طواف وداع نہ کر لے) البتہ جو عورت خاص ایام کے عذر کی وجہ سے طواف سے معذور ہو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

(یعنی اس کو طواف وداع معاف ہے۔)

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع میں مکہ کی اس آخری رات میں۔ (جس میں مدینہ کی طرف واپسی ہونے والی تھی) میں نے مقام تنعیم جا کر احرام باندھا اور عمرہ کے ارکان (طواف سعی وغیرہ) ادا کیے اور رسول اکرمؐ نے (منیٰ اور مکہ کے درمیان) مقام ابطح میں میرا انتظار فرمایا۔ جب میں عمرہ سے فارغ ہو چکی تو آپؐ نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا اور آپؐ طواف وداع کے بیت اللہ کے پاس آئے اور طواف کیا اور اسی وقت مکہ سے مدینہ کی طرف چل دیئے۔ (ابوداؤد)

## مدینہ منورہ روانگی :

رسول اکرمؐ جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے تو رات ذوالحلیفہ میں گزاری۔ صبح جب مدینہ منورہ نظر آیا تو تین بار تکبیر کہی اور فرمایا:

Marfat.com

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيئ قدير- ائبون' تائبون' عابدون' ساجدون' لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده و هزم الاحزاب وحده-

اللہ واحد کے سوا کوئی اللہ نہیں اسی کی حکومت ہے اسی کے لیے ستائش ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے- ہم لوٹے آ رہے ہیں' توبہ کر رہے ہیں' عبادت کر رہے ہیں- سجدہ کر رہے ہیں اور اپنے رب کی حمد کر رہے ہیں- اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا- اپنے بندہ کو فتح یاب کیا اور تمام جتھوں کو تن تنہا شکست دے دی- (اسوۂ حسنہ ﷺ)

# معمولات زکوٰۃ وصدقات

## فرضیت زکوٰۃ :

زکوٰۃ ہر مالدار پر فرض ہے سونے چاندی میں۔ مال تجارت میں اور چوپائے جانوروں (اُونٹ، گائے، بیل، بھیڑ بکری) میں سالانہ ایک مرتبہ۔ کھیتی اور پھلوں میں تیاری کے وقت۔

## نصاب زکوٰۃ :

ہر مال کا ایک نصاب ہے جس سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ چنانچہ سونے کا نصاب بیس (۲۰) مثقال (ساڑھے سات تولہ ہے) چاندی کا دو سو درہم (ساڑھے باون تولہ) غلہ اور پھل کا پانچ وسق (تقریباً چھ من) بھیڑ بکری چالیس (۴۰) راس گائے میں تیس اور اونٹ میں بیس۔

## زکوٰۃ وصدقات کے مستحق :

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ وصدقات کے مستحق آٹھ قسم کے لوگ قرار دیئے ہیں:

۱۔ فقیر ۲۔ محتاج ۳۔ زکوٰۃ کے محصل ۴۔ نومسلم جن کی تالیف قلب مقصود ہو ۵۔ غلام (غلامی سے آزاد ہونے کے لیے) ۶۔ قرضدار ۷۔ مجاہدین فی سبیل اللہ ۸۔ مسافر

## مصرفِ زکوٰۃ :

رسول اکرمؐ کا یہ معمول تھا کہ:

ہر جگہ کی زکوٰۃ وہیں کے مستحقین پر تقسیم کر دی جاتی اگر کچھ بچ رہتی تو منگانے دوسری جگہ بانٹ دیتے۔ جس کے متعلق معلوم ہو جاتا کہ مستحق ہے اسے خود دے دیتے۔ اگر کوئی ایسا شخص طلب کرتا جس کا حال معلوم نہ ہوتا تو یہ کہتے ہوئے دے دیتے کہ:

"مالدار اور کمانے کی صلاحیت رکھنے والے کے لیے زکوٰۃ نہیں ہے۔"

## معمول نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) :

جب کوئی اپنی زکوٰۃ حاضر کرتا تو رسول اکرمؐ اسے دُعا دیتے۔ کبھی فرماتے:

"اللھم بارک فیہ وفی ابلہ" "اللہ پاک اور اس کے اونٹوں میں برکت دے۔"

کبھی فرماتے:

"اللھم صل علیہ" "اللہ پاک اس پر تیری صلوٰۃ ہو۔"

زکوٰۃ میں اچھا مال چھانٹ کر نہ لیتے صرف درمیانی درجہ کی چیزیں لینے کا حکم دیتے تھے۔

## ممانعت و اجازت :

صدقہ دینے والے کو خود اپنا صدقہ خریدنے سے منع فرماتے۔ مالدار کے لیے اجازت تھی کہ اس صدقہ سے فائدہ اٹھائے جو غریب کو دیا جائے اور غریب اسے ہدیہ کر دے۔ چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لوگوں نے کچھ گوشت صدقہ دیا۔ اس نے آپؐ کی خدمت میں بطور تحفہ کے پیش کیا۔ آپؐ نے اس میں سے تناول کیا اور فرمایا:

"بریرہؓ کے لیے صدقہ ہے مگر ہمارے لیے اس کی طرف سے تحفہ ہے۔"

کبھی زکوٰۃ پر مسلمانوں کے کاموں کے لیے قرض لیتے تھے، کبھی خود زکوٰۃ صاحب مال سے پیشگی لے لیتے تھے جیسا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا جن سے دو سال کی زکوٰۃ تمام پیشگی لے لی تھی۔

## محصلین کا تعین :

رسول اکرمؐ نے تحصیل دار صرف ان لوگوں کے ہاں بھیجتے تھے۔ جن کے پاس دولت ہوتی۔ مثل زراعت، باغات اور مویشی وغیرہ۔ نخلستان کے مالکوں کے ہاں اندازہ لگانے والوں کو بھیجتے تھے جو پوری طرح دیکھ بھال کرنے کے بعد اندازہ لگاتے تھے کہ اس باغ میں کتنی کھجوریں ہوں گی۔ مگر ساتھ ہی انہیں آپؐ کا یہ حکم بھی تھا کہ ایک ثلث یا ربع چھوڑ کر اندازہ لگائیں تاکہ آفات سماوی سے جو نقصان ہو وہ تخمینہ میں نہ آئے اور مالکوں پر ظلم نہ ہو۔ تخمینہ کے بعد پھر مالکوں کی کوئی نگرانی نہ ہوتی تھی۔ وہ جس طرح چاہتے تھے تصرف کرتے تھے اور آخر میں آکر زکوٰۃ پیش کر دیتے تھے۔

Marfat.com

## رشوت ستانی :

خیبر کے یہودیوں سے سالانہ خراج لیا جاتا تھا اور اس مقصد کے لیے رسول اکرمؐ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے کھیتوں اور باغوں کے معائنہ اور تخمینہ کے لیے بھیجا کرتے تھے۔ کبھی کبھی یہ لوگ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رشوت دینا چاہتے تو وہ فرماتے:

"حرام کا لالچ دلاتے ہو۔ اللہ کی قسم میں افضل ترین کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں اور تم میرے نزدیک بدترین خلائق اور بندروں اور سوؤروں سے بھی ادنی ہو، لیکن اس انسان کامل کی محبت اور تمہاری عداوت مجھے ظلم بھی نہ کرنے دے گی جو انصاف کی بات ہو گی وہی کروں گا۔"

اس پر وہ لوگ کہتے:

"ایسے ہی انصاف سے زمین و آسمان قائم ہیں۔"

## صدقہ فطر :

صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے۔ اپنی طرف سے اور ان لوگوں کی طرف سے جن کی وہ کفالت کرتا ہے اس کی مقدار چھوارے، خشک انگور، پنیر یا جو سے ایک صاع (صاع کا وزن ڈھائی سیر ڈھائی چھٹانک بنتا ہے) ہے۔

## صدقہ فطر کی ادائیگی :

رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ:

"نماز عید سے پہلے صدقہ نکالتے"

حدیث شریف میں ہے کہ:

"نماز سے پہلے صدقہ دینا بمنزلہ زکوٰۃ مقبول ہے اور نماز کے بعد محض ایک عام "خیرات"

صحیحین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

"رسول اکرمؐ نے نماز سے پہلے صدقہ نکالنے کا حکم دیا ہے۔"

صدقہ فطر محمد نبوی ﷺ میں صرف مسکینوں میں تقسیم کیا جاتا تھا۔

Marfat.com

## رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خیرات :

رسول اکرمؐ جو دوستی میں تمام انسانوں سے بڑھے ہوئے تھے۔ کبھی یہ نہیں ہوا کہ کسی نے کچھ سوال کیا ہو اور آپؐ نے پورا نہ کر دیا ہو۔ آپؐ کو سائل کا سوال پورا کر کے اتنی مسرت ہوتی کہ خود اس سوال کے پورا ہو جانے سے جتنی سائل کو بھی نہ ہوتی تھی۔

آپؐ کی سخاوت کے مختلف طریقے، کسی کو ہبہ کے نام سے دیتے، کسی کو صدقہ کے طور پر، کسی کو ہدیہ کہہ کر، بارہا یہ ہوتا کہ چیز خریدتے اور قیمت زیادہ دے دیتے یا چیز اور قیمت دونوں بخش دیتے۔ قرض لیتے تو اس سے کہیں زیادہ اور کہیں بہتر ادا فرماتے۔ (اسوہ حسنہ ﷺ)

# معمولات عیادت

## علاج کی تلقین :

رسول اکرمؐ حالت مرض میں خود بھی دوا کا استعمال فرمایا کرتے تھے اور لوگوں کو بھی علاج کروانے کی تلقین فرماتے۔ آپ فرماتے:

اے اللہ کے بندو! دوا کیا کرو کیونکہ اللہ نے ہر مرض کی شفا مقرر کی ہے۔ بجز ایک مرض کے۔ "ایک مرض کے۔"

لوگوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: "بہت زیادہ بڑھاپا" (ترمذی، زادالمعاد)

آپؐ بیمار کو طبیب سے علاج کرانے کا حکم فرماتے اور پرہیز کرنے کا حکم دیتے۔

(زادالمعاد)

نادان طبیب کو طبابت سے منع فرماتے اور اسے مریض کے نقصان کا ذمہ دار ٹھہراتے۔

(زادالمعاد)

حرام اشیاء کو بطور دوا استعمال کرنے سے منع فرماتے۔ ارشاد فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہارے لیے شفا نہیں رکھی۔ (زادالمعاد)

Marfat.com

## رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا معمول :

رسول اکرمؐ آخری وقت میں بیمار کو اللہ اور آخرت کی یاد دلاتے۔ وصیت اور توبہ کی ہدایت کرتے اور لوگوں سے فرماتے کہ: اس سے کلمہ شہادت کہلواؤ تاکہ اس کی آخری گفتگو یہی ہو۔ جب موت واقع ہو جاتی تو جاہل اور کافر قوموں کی طرف منہ پھیرنے، کپڑے پھاڑنے اور دھاڑیں مار مار کر رونے سے منع کرتے۔

لیکن دل کا رنجیدہ ہونا اور اس طرح رونا کہ آواز نہ نکلے تو یہ خود آپؐ سے ہے۔ آپؐ پر بھی یہ کیفیت طاری ہوتی تھی اور آپؐ فرماتے تھے:

تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الا مایرضی الرب

آنکھ روتی ہے دل کڑھتا ہے مگر ہم کہیں گے وہی جس سے پروردگار راضی ہو۔

آپؐ کا معمول تھا کہ ایسے حادثوں پر اللہ کا شکر ادا کرتے "انا للہ" پڑھتے اور وہی کہتے جس میں اللہ کی خوشنودی ہوتی۔

## مریض کی عیادت :

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں جو بیمار ہو جاتا رسول اکرمؐ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے۔ (زاد المعاد)

مریض کی عیادت کے لیے کوئی دن مقرر کرنا رسول اکرمؐ کے معمول میں نہیں تھا بلکہ آپؐ دن رات تمام اوقات میں (حسب ضرورت) مریضوں کی عیادت فرماتے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مریض کے پاس عیادت کرنے کے سلسلے میں شور و شغب نہ کرنا اور کم بیٹھنا بھی سنت ہے۔ (مشکوٰۃ)

رسول اکرمؐ مریض کے قریب تشریف لے جاتے اور اس کے سرہانے بیٹھتے اس کا حال دریافت فرماتے اور پوچھتے طبیعت کیسی ہے۔ (زاد المعاد)

رسول اکرمؐ عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو بیمار کی پیشانی اور نبض پر ہاتھ رکھتے اور اگر وہ کچھ مانگتا تو اس کے لیے وہ چیز منگواتے اور فرماتے: مریض جو مانگے وہ اس کو دو اگر مضر نہ ہو۔ (حصن حصین)

رسول اکرمؐ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے:

لابَاسَ طھورٌ انشاءاللہ۔ اندیشہ نہیں۔ انشاءاللہ صحت ہے۔

(اسوہ حسنہؐ)

## مریض کے لئے دُعا:

رسول اکرم ﷺ جب عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو کبھی آپ مریض کی پیشانی پر دست مبارک رکھتے پھر اس کے سینے اور پیٹ پر ہاتھ پھیرتے اور دعا کرتے۔

"اے اللہ اسے شفادے۔"

اور کبھی آپ مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو فرماتے: کوئی فکر کی بات نہیں، انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

بسااوقات آپ فرماتے۔ یہ بیماری گناہوں کا کفارہ اور طہور بن جائے گی۔

(زادالمعاد)

رسول اکرم ﷺ مریض کے لئے تین بار دُعا فرماتے۔ جیسا کہ آپ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دُعا فرمائی تھی۔ اے اللہ سعدؓ کو شفادے۔ اے اللہ سعدؓ کو شفا دے۔ اے اللہ سعدؓ کو شفادے۔ (زادالمعاد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو رسول اکرم ﷺ اپنا داہنا ہاتھ اس کے جسم پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے۔

**اَللّٰھُمَّ اَذھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسَ اَشفَ اَنتَ الشافی لاَ شِفَاءَ اَلاَّ شِفَاءَ اِلاَّ شِفَاءَ شِفَاءُکَ شِفَاءً لاَ یُغَادِرُ سَقَماً ط**

اے اللہ، اے لوگوں کے رب تکلیف کو دور فرما اور شفادے تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے۔ ایسی شفادے جو ذرا مرض نہ چھوڑے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب خود بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے اور خود اپنا دستِ مبارک جسم پر پھرتے۔ پھر جب آپؐ کو وہ بیماری لاحق ہوئی جس میں آپؐ نے وفات پائی تو میں وہی معوذات

Marfat.com

پڑھ کر آپؐ پر دم کرتی جن کو پڑھ کر آپؐ دم کیا کرتے تھے اور آپؐ کا دستِ مبارک آپؐ کے جسم پر پھیرتی۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

رسول اکرم ﷺ سے مریض کی پیشانی یا دکھتی ہوئی جگہ پر داہنا ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا بھی وارد ہے:

اَللّٰھُمَّ اشفِہ اَللّٰھُمَّ عَافِہ (اے اللہ اس کو شفا دے اور اس کو عافیت دے) یا سات مرتبہ یہ دعا پڑھتے:

اَسأل اللہ۔ العَظِیم رَبَّ العَرشِ العظِیم ان یَشفِیک ط

میں سوال کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جو بڑا ہے۔ اور عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفا دے۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ یہ دعا پڑھ کر حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پناہ دیتے تھے۔

اعیذُ بِکلِمات اللہ التامۃ من شرِّ کُل شیطان وَّ ھامۃ وَمن کُل عین لامۃ ط

میں تمہیں پناہ دیتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کی ہر شیطان کے شر سے اور ہر زہریلے اور برا اثر ڈالنے والی ہر آنکھ سے اور فرماتے تھے کہ:

تمہارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں صاحبزادوں اسمٰعیل و اسحاق علیہما السلام پر ان کلمات سے دم کرتے تھے۔ (بخاری)

جس کے زخم یا پھوڑا یا کوئی تکلیف ہوتی آپؐ اس پر دم کرتے چنانچہ شہادت کی انگلی زمین پر رکھ دیتے پھر یہ دعا پڑھتے:

بِسم اللہ تُربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا

میں اللہ کے نام کی برکت حاصل کرتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا دے۔ اور اپنی جگہ انگلی پھیرتے۔ (زاد المعاد)

Marfat.com

# معمولات تجہیز و تکفین

## میت پر ماتم :

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے وقت رسول اکرمؐ تشریف لائے ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں۔ آپؐ نے ان کو بند کیا اور فرمایا جب روح جسم سے نکال لی جاتی ہے تو بینائی بھی اس کے ساتھ چلی جاتی ہے۔ اس لیے موت کے بعد آنکھوں کو بند ہی کر دینا چاہیئے۔ آپؐ کی یہ بات سن کر گھر کے آدمی چلا چلا کر رونے لگے اور اس رنج و صدمہ کی حالت میں ان کی زبان سے ایسی باتیں نکلنے لگیں جو خود ان لوگوں کے حق میں بددُعا تھیں تو آپؐ نے فرمایا:

لوگو! اپنے حق میں خیر اور بھلائی کی دُعا کرو۔ اس لیے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے خود دُعا فرمائی۔

اے اللہ! ابو سلمہؓ کی مغفرت فرما اور اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ان کا درجہ بلند فرما اور اس کے بجائے تو ہی نگرانی فرما اس کے پسماندگان کی او رب العالمین بخش دے ہم کو اور اس کو اور اس کی قبر کو وسیع اور منور فرما۔ (صحیح مسلم)

## میت کا بوسہ :

میت کو وفور محبت یا عقیدت سے بوسہ دینا جائز ہے بسا اوقات رسول اکرمؐ میت کا بوسہ لے لیتے جیسا کہ آپؐ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بوسہ لیا اور روئے۔

(زادالمعاد)

## میت کے اہل خانہ :

رسول اکرمؐ کی سنت طیبہ یہ بھی تھی کہ:

"میت کے اہل خانہ تعزیت کے لیے آنے والے لوگوں کو کھانا نہ کھلائیں بلکہ آپؐ نے حکم دیا کہ دوسرے لوگ (دوست اور عزیز) ان کے لیے کھانا تیار کر کے انہیں بھیجیں۔ یہ چیز اخلاق حسنہ کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے اور پس ماندگان کو سبکدوش کرنے والا عمل ہے۔

(زادالمعاد)

Marfat.com

میت کے اہل خانہ سے تعزیت بھی رسول اکرمؐ کی سنت طیبہ میں داخل تھی۔

سنت یہ ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر سکون و رضا کا ثبوت پیش کیا جائے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جائے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا جائے اور مصیبت کے باعث کپڑے پھاڑنے واویلا اور بین کرتے ہوئے آواز بلند کرنے یا بال منڈوانے سے رسول اکرمؐ نے بیزاری کا اعلان فرمایا ہے۔" (زادالمعاد)

## میت کے لیے :

رسول اکرمؐ میت پر ایسے امور سے احسان فرماتے جو اس کے لیے قبر اور قیامت میں سودمند اور نافع ہو جائیں اور اس کے اقارب اور گھر والوں کے ساتھ تعزیت اور پرسش احوال اور تجہیز و تکفین میں مدد کے ساتھ احسان فرماتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھتے اس کے لیے استغفار فرماتے اور اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ مدفن تک جنازے کے ساتھ جاتے اور قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کے لیے دُعا فرماتے اور کلمہ ایمان پر ثابت قدم رہنے کی تلقین فرماتے اور منکر نکیر کے سوال و جواب سکھاتے اور اس کی قبر پر مٹی وغیرہ ڈال کر تیار کرتے اور رحمت و مغفرت کے نزول کی خاطر سلام و دُعا سے مخصوص توجہ فرماتے۔

## نماز جنازہ :

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ امر ثابت شدہ ہے کہ:

رسول اکرمؐ نے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی اس میں چار تکبیریں تھیں اور یہی مقرر و متعین ہو گیا اور دو سلام کے ساتھ نماز جنازہ ختم فرمائی (یہی مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے) (مدارج النبوۃ، زادالمعاد)

## طریقہ نماز جنازہ :

جنازہ کی نماز ہمیشہ مسجد کے باہر پڑھتے تھے الّا یہ کہ کسی وجہ سے مسجد میں پڑھنے

Marfat.com

پر مجبور ہو جائیں۔ جب کوئی جنازہ حاضر کیا جاتا تو پہلے دریافت کرتے کہ میت مقروض تو نہیں؟ اگر میت مقروض ہوتی تو خود جنازہ میں شریک نہ ہوتے مگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اجازت دے دیتے لیکن جب اللہ تعالیٰ نے مالی حالت درست کر دی تو آپ سب کا قرض ادا کرتے اور سب کے جنازہ کی نماز پڑھاتے تھے۔ میت کا قرض اپنے ذمہ لے لیتے اور اس کا مال و متاع وارثوں کو دے دیتے تھے۔

رسول اکرمؐ جب جنازہ کی نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے۔ اللہ پاک کی حمد و ثنا کرتے اور میت کے حق میں دُعا مانگتے۔ عموماً چار تکبیریں کہتے تھے لیکن مسلم کی روایت ہے کہ:

"پانچ تکبیریں بھی کہی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ کے متعلقہ روایت موجود ہے۔"

حضرت ابن مینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:
صحابہ اہل بدر پر پانچ چھ اور سات تکبیریں کہتے تھے۔

## نماز جنازہ کی دُعائیں :

نماز جنازہ سے مقصود میت کے لیے دُعا کرنا ہے اس سلسلے میں رسول اکرمؐ سے بھی بعض دُعائیں مروی ہیں۔ مثلاً

اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر وعذاب النار۔

اللہ پاک اس کی مغفرت کر۔ اس پر رحم کر، اسے بچا معاف کر، اس کا اترنا اچھا کر، اس کا دروازہ کشادہ کر، اسے پانی، برف، اور یخ میں غسل دے، جنت میں داخل کر، قبر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

نیز یہ دُعا:۔

اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام والنسہ ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان۔ اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ۔

Marfat.com

اللہ پاک ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسلام اور سنت پر زندہ رکھ
اور جسے موت دے ایمان پر دے۔ اللہ پاک اس کے ثواب سے
ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں امتحان میں نہ ڈال۔

نیز یہ دُعا:

اللھم انت ربھا وانت خلقتھا وانت ھدیتھا للاسلام وانت قبضت روحھا وتعلم سرھا وعلانیتھا جئنا شفعاء فاغفرلھا۔

الٰہی تو ہی اس کا رب ہے تو نے ہی اسے پیدا کیا۔ تو نے ہی اس کی اسلام کی طرف رہنمائی کی اور اب تو نے ہی اس کی روح قبض کر لی تو اس کا ظاہر باطن جانتا ہے۔ ہم شفاعت کے لیے حاضر ہوئے ہیں اسے بخش دے۔

## نماز جنازہ کی قضاء :

رسول اکرمؐ کا یہ معمول تھا کہ اگر جنازہ کی نماز فوت ہو جاتی تو قبر پر جا کر نماز پڑھتے تھے اس کے لیے کسی خاص وقت کی قید نہ تھی۔ جب موقعہ مل جاتا تو نماز پڑھ آتے چنانچہ ایک دن بعد بھی پڑھی ہے، تین دن بعد بھی اور ایک مہینہ بعد بھی۔ مردہ اگر مرد ہوتا تو نماز کے لیے اس کے سر پر کھڑے ہوتے اگر عورت ہوتی تو کمر کے پاس بچہ کی نماز جنازہ بھی پڑھتے اور فرماتے:

"اپنے بچوں کی نماز پڑھو کیونکہ وہ تمہارے لیے جنت میں پیش خیمہ ہوں گے۔"

(ابن ماجہ)

خودکشی کرنے والے اور مال غنیمت چرانے والے پر نماز نہ پڑھتے تھے۔

## غائبانہ نماز جنازہ :

رسول اکرمؐ غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے لیکن یہ صحیح ہے کہ:

آپؐ نے شاہ حبشہ نجاشی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی اور حضرت معاویہ لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی (لیکن ان کی میت رسول اکرمؐ پر منکشف کر دی

گئی تھی) اور بات رسول اکرمؐ کے لیے خصوصی تھی۔

(اسوہ رسول اکرم ﷺ)

## جنازے کے ساتھ :

رسول اکرمؐ جنازے کے ساتھ پاپیادہ تشریف لے جاتے۔ (ترمذی)
اور جب تک جنازہ کندھوں سے اتارا نہ جاتا نہ بیٹھتے۔ فرماتے:

اذا انتم والجنازة فلا تجلسوا حتی توضع

اور ایک روایت ہے جب تک کہ:

"لحد میں نہ رکھا جائے نہ بیٹھو۔" (مدارج النبوۃ)

اہل سنن نے روایت کیا ہے کہ جب رسول اکرمؐ جنازے کے ساتھ جاتے تو پیدل چلتے اور فرماتے میں سوار نہیں ہوتا جب کہ فرشتے پیدل جا رہے ہوں، جب آپ فارغ ہو جاتے تو کبھی پیدل تشریف لاتے کبھی سوار ہو کر تشریف لاتے۔ (زادالمعاد)
رسول اکرمؐ جب جنازے کے ساتھ چلتے تو خاموش رہتے اور اپنے دل میں موت کے متعلق گفتگو فرماتے تھے۔ (ابن سعد)

## قبر :

رسول اکرمؐ قبر کو اونچا نہ بناتے اور اسے اینٹ پتھر وغیرہ سے پختہ تعمیر نہ کرتے اور اسے قطعی اور سخت مٹی سے نہ لیتے۔ قبر کے اوپر کوئی عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہ سب بدعت اور مکروہ ہے۔

رسول اکرمؐ کی قبر انور اور آپ کے دونوں صحابہ کی قبریں بھی زمین کے برابر ہیں۔ سنگریزے سرخ اس پر چسپاں ہیں۔ (مدارج النبوۃ، سفر السعادۃ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرض وفات میں وصیت فرمائی تھی کہ:

میرے واسطے بغلی قبر بنائی جائے اور اس کو بند کرنے کے لیے کچی اینٹیں کھڑی کر دی جائیں۔ جس طرح رسول اکرمؐ کے لیے کیا گیا تھا۔ (معارف السنن)

رسول اکرمؐ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ:

لحد بنواتے اور قبر گہری کرواتے اور میت کے سر اور پاؤں کی جگہ کو فراخ کرواتے۔ (زاد المعاد)

صحیح حدیث میں ہے کہ:

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کیا تو رسول اکرمؐ نے ایک بھاری پتھر اٹھایا اور ان کی قبر پر رکھ دیا۔ (مدارج النبوۃ)

## قبر میں رکھنے کا طریقہ :

رسول اکرمؐ میت کو قبر میں رکھتے تو فرماتے:

"بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" طلوع و غروب اور ٹھیک دوپہر ان اوقات میں دفن نہ کرتے تھے۔

## تدفین کے بعد :

رسول اکرمؐ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو خود بھی استغفار فرماتے اور دوسروں کو بھی فرماتے کہ:

اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ (ابو داؤد)

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ:

رسول اکرمؐ نے اپنے فرزند حضرت ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر چند سنگریزے رکھے۔ (زاد المعاد)

## قبروں پر چلنا اور بیٹھنا :

حدیث شریف میں مروی ہے کہ

رسول اکرمؐ نے قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔"

## زیارت قبور :

رسول اکرمؐ کی عادت کریمہ تھی کہ مرنے والوں کی زیارت اس لیے فرماتے کہ:

آپؐ دعائے ترحم و استغفار فرمائیں۔ (ایسی زیارت جو اس معنی اور غرض کے لیے ہو اور اس میں کسی ہدایت و کرامت کے ارتکاب کی راہ نہ ہو تو یہ زیارت مسنون و مستحب

Marfat.com

ہے)

(مدارج النبوۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا گزر مدینہ ہی میں چند قبروں پر ہوا۔ آپؐ نے ان کی طرف رخ کیا اور فرمایا

السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر

سلام ہو تم پر اے اہل قبر، اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔ تم ہم سے آگے جانے والے ہو اور ہم تم سے پیچھے آنے والے ہیں۔

(جامع ترمذی)

## معمولات تلاوت و قرأت

### تلاوتِ قرآن :

قرآن مجید کی ایک حزب مقرر تھی جسے رسول اکرمؐ ہمیشہ پڑھتے اور کبھی ناغہ نہ فرماتے۔ قرأت میں ترتیل ملحوظ رہتی تھی۔ آپؐ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" سے شروع کرتے تھے۔ آپؐ قرآن بجز جنابت کے ہر حال میں کھڑے، بیٹھے، ٹیک لگائے، وضو، بے وضو پڑھتے رہتے تھے۔ قرآن خوش الحانی اور لے سے پڑھتے اور فرماتے تھے:

قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔ جو قرآن خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

رسول اکرمؐ کی آواز تلاوت کے وقت اتنی بلند ہوتی کہ اگر آپؐ حجرہ میں پڑھتے ہوتے تو صحن والے سن سکتے تھے۔ ازواج مطہرات کے حجروں سے آگے آپؐ کی تلاوت کی آواز نہیں جاتی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

Marfat.com

تین راتوں سے کم میں آپؐ قرآن ختم نہیں فرماتے تھے اور جب قرآن ختم فرماتے تو تمام اہل و عیال کو جمع فرماتے اور دُعا کرتے۔ جب قرآن ختم ہوتا تو قرآن کی ابتدائی پانچ آیتیں بھی تلاوت کرتے اور اس کے بعد دُعا فرماتے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

اللہ نے آپ کو حسین صورت کے ساتھ آواز کے حسن سے بھی نوازا تھا۔ مگر قرآن حکیم کی تلاوت گا کر نہیں فرماتے تھے۔

حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اکرمؐ کی قرأت کی کیفیت دریافت کی۔ انہوں نے ایک ایک حرف الگ الگ کرکے صاف صاف کیفیت بتائی اور فرمایا:

رسول اکرمؐ تلاوت میں ہر آیت کو الگ الگ کرکے اس طرح پڑھتے کہ الحمد للہ رب العالمین پر ٹھہرتے۔ پھر الرحمٰن الرحیم پر وقف کرتے پھر مالک یوم الدین پر وقف کرتے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اکرمؐ کی قرأت کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ:

رسول اکرمؐ مَد والے حروف کھینچ کر پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسول اکرمؐ کی تلاوت کے بارے میں پوچھا کہ آپؐ آہستہ تلاوت فرماتے تھے یا اونچی آواز سے۔

انہوں نے جواب دیا:

"آپؐ کبھی آہستہ تلاوت فرماتے تھے اور کبھی بلند آواز سے۔"

میں نے کہا۔۔۔۔ الحمد للہ ہر امر میں کس قدر گنجائش رکھ دی ہے جس کا جی چاہے دل چاہے تلاوت کرے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ گزاری۔ آپؐ نے مسواک کی، وضو کیا، اس کے بعد کھڑے ہو کر نماز پڑھی، میں بھی آپؐ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے سورہ بقرہ سے تلاوت کی ابتداء

Marfat.com

کی۔ جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں رحمت و رافت کا ذکر ہوتا تو آپؐ اللہ سے اس کا سوال فرماتے۔ کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں خوف (کا مضمون) ہوتا تو آپؐ اللہ سے دُعا کرتے اور امن کا سوال کرتے۔ (یعنی نماز کے اندر ایسی آیتوں کے مضمون کے حق کو ادا کرنے میں اتنی دیر لگ جاتی تھی کہ تمام رات ایک منزل ہی پڑھنے پاتے تھے۔

# معمولات دُعا

## نماز کے بعد کی دُعائیں :

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جب رسول اکرمؐ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم یہ چاہا کرتے تھے کہ آپؐ کے داہنی جانب کھڑے ہوں آپؐ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) ہماری طرف رخ فرماتے تھے تو میں نے سنا آپؐ اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہے تھے:

"رب قنی عذابك یوم تبعث عبادك"

اے پروردگار مجھے اپنے عذاب سے بچا۔ اس دن جس دن تو بندوں کو اٹھائے اور دوبارہ ان کو زندہ کرے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اکرمؐ ہر نماز کے بعد دُعا کیا کرتے تھے:

"اللھم انی اعوذبك من اللفر والفقر وعذاب القبر"

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے اور فقر و فاقہ سے اور قبر کے عذاب سے۔ (جامع ترمذی)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد یہ دُعا کرتے تھے:

"اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت۔

Marfat.com

اے اللہ میرے سارے گناہ معاف فرما دے جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے جو چھپا کے کیے اور جو اعلانیہ کیے اور جو بھی میں نے زیادتی کی اور وہ گناہ بھی معاف فرما دے جن کا تجھ کو مجھ سے زیادہ علم ہے تو آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی مالک و معبود نہیں۔ (سنن ابی داؤد)

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نماز فجر کے بعد (کبھی کبھی) یہ دُعا کیا کرتے تھے۔

اللھم انی اسئلك علما نافعا وعملا متقبلا ورزقا طیبا

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس علم کا جو نفع مند ہو اور ایسے اعمال کا جو تیری نگاہ میں قابل قبول ہوں اور تجھ سے سائل ہوں حلال طیب روزی کا۔ (جامع ترمذی)

## صبح و شام کی دُعائیں :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شام ہوتی تو رسول اکرمؐ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتے:

امسینا وامسی الملك للہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك لہ لہ الملك ولہ الحمد وھو علی کل شیئ قدیر۔ اللھم انی اسئلك من خیر ھذہ اللیلتہ وخیر مافیھا واعوذبك من شرھا و شرما فیھا اللھم انی اعوذبك من الکسل والھرم وسوء الکبر وفتنتہ الدنیا وعذاب القبر۔

یہ شام اس حال میں ہو رہی ہے کہ ہم اور یہ ساری کائنات اللہ ہی کے ہیں۔ ساری حمد و ستائش اسی اللہ کے لیے ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک ساجھی نہیں۔ راج اور ملک اسی کا ہے۔ وہی لائق حمد و ثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ یہ آنے والی رات اور جو کچھ اس رات میں ہونے والا ہے میں

Marfat.com

اس کے خیر کا تجھ سے سائل ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں- پروردگار تیری پناہ سستی اور کاہلی سے (جو امور خیر سے محرومی کا سبب بنتی ہے) تیری پناہ بالکل نکما کر دینے والے بڑھاپے اور کبر سنی کے بُرے اثرات سے تیری پناہ دنیا کے ہر فتنے سے (اور یہاں کی ہر آزمائش سے) تیری پناہ قبر کے عذاب سے- اور

جب صبح ہوتی تو رسول اکرمؐ بس ایک لفظ کی تبدیلی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرتے:

اصبحنا و اصبح الملك لله- الخ "ہماری صبح اس حال میں ہو رہی ہے کہ ہم اور یہ ساری کائنات اللہ ہی کے ہیں- الخ" (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شام یا صبح ہوتی تو رسول اکرمؐ یہ دُعا ضرور کرتے تھے-

اللهم انی اسئلك العفو والعافية فی الدنيا والاخرة- اللهم انی اسئلك العفو والعافية فی دينی و دنياى واهلی ومالی اللهم استر عو راتی وامن دوعاتی اللهم احفظنی من بين يدی ومن خلفی وعن يمينی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتی-"

اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا طالب و سائل ہوں- اے میرے اللہ میں اپنے دین اور دنیا اور اپنے اہل و عیال اور مال کے بارے میں معافی و عافیت کا طلبگار ہوں- اے اللہ میری شرم و عار والی باتوں کی پردہ داری فرما- میرے دل کی گھبراہٹ اور تشویشاک دور فرما کر مجھے امن و اطمینان نصیب فرما- اے اللہ میری حفاظت فرما- میرے آگے سے اور پیچھے سے اور میرے دائیں بائیں اور میرے اوپر کی جانب سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ نیچے کی جانب سے مجھ پر کوئی آفت آئے- مجھے ہمیشہ اس سے محفوظ رکھ- (سنن ابی داؤد)

Marfat.com

## سوتے وقت کی دُعائیں :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ جب آرام کے لیے بستر پر تشریف لاتے تو اس طرح اللہ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتے:

"الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم من لا کافی له ولا مودی له۔"

اس اللہ کی حمد اور اس کا شکر جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہماری پوری ضرورتیں عطا فرمائیں اور آرام کے لیے ہمیں ٹھکانا دینے والا ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب رات کو آرام فرمانے کے لیے بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے (یعنی اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر داہنی کروٹ پر قبلہ رو لیٹ جاتے جیسا کہ دوسری احادیث میں تفصیل ہے) اور پھر اللہ کے حضور میں عرض کرتے۔

"اللهم باسمك اموت واحیی"

اے اللہ تیرے ہی نام پر مجھے مرنا اور تیرے ہی نام پر مجھے جینا ہے۔

اور جب سو کر اٹھتے تو اللہ کا شکر اس طرح ادا کرتے:

"الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور"

حمد و شکر اس اللہ کے لیے جس نے موت طاری کرنے کے بعد ہم کو جلایا اور بالآخر ہمیں اسی کے پاس جانا ہے۔ (صحیح بخاری)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ: جب آپؐ سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا داہنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے اور تین دفعہ یہ دُعا کرتے:

"اللهم قنی عذابك یوم تبعث عبادك"

اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے بچا قیامت کے دن جب کہ سارے بندے دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ (سنن ابی داؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ

Marfat.com

دوای معمول تھا کہ جب رات کو سونے کے لیے لیٹتے تو:

"قل ھو اللہ احد" "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس"

یہ تینوں سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرتے اور جہاں تک آپؐ کے ہاتھ پہنچ سکتے۔ ان کو جسم مبارک پر پھیرتے۔ پہلے سر اور چہرے اور جسم کے سامنے کے حصے پر پھیرتے۔ تین دفعہ یہ عمل کرتے۔

(سنن ابی داؤد، ترمذی)

## بیدار ہوتے وقت کی دُعا :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب رات کو نیند سے بیدار ہوتے تو اللہ کے حضور میں عرض کرتے:

لا الہ الا انت سبحانك اللھم وبحمدك۔ استغفرك لذنبی واسئلك رحمتك اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی بعد اذھدیتنی وھب لی من لدنك رحمة انك انت الوھاب۔

اے اللہ تو ہی معبود برحق ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے ہر حمد و ثنا کا تو ہی سزاوار ہے۔ میں اپنے گناہوں کی تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا سائل ہوں۔ اے میرے اللہ میرے علم و معرفت میں اضافہ فرما اور میرے دل کی حفاظت فرما کہ تیری طرف سے ہدایت ملنے کے بعد وہ کج روی اختیار نہ کرے۔ اور اپنے کرم سے مجھے اپنی رحمت سے نواز تو بڑی بخشش والا اور بہت عطا فرمانے والا ہے۔

## گھر سے باہر نکلتے وقت :

حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا دستور تھا کہ جب گھر سے باہر نکلتے تو کہتے:

"بسم اللہ توکلت علی اللہ اللھم انا نعوذبك من ان نزل او نضل او تظلم او یظلم علینا او نجھل او یجھل علینا۔

Marfat.com

میں اللہ کا نام لے کر نکل رہا ہوں۔ اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے۔ اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اس سے کہ ہمارے قدم بہکیں اور ہم غلط راہ پر چلیں (یا ہم دوسروں کی گمراہی اور غلط روی کا ذریعہ بنیں) یا ہم کسی پر ظلم یا زیادتی کی جائے یا ہم کسی کے ساتھ جہالت سے پیش آئیں یا کوئی ہمارے ساتھ جہالت سے پیش آئے۔

(مسند احمد، جامع ترمذی، سنن نسائی)

## مجلس سے اُٹھتے وقت کی دُعا :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ رسول اکرمؐ کسی مجلس سے اٹھیں اور اپنے ساتھ اپنے اصحابؓ کے لیے یہ دُعا نہ فرمائیں۔

"اللھم اقسم لنا من خشیتك ما تحول به بیننا وبین معصیتك۔ ومن طاعتك ماتبلغنا به جنتك ومن الیقین ماتھون به علینا مصائب الدنیا۔ ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا۔ واجعله الوارث منا۔ واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا۔ ولاتجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر ھمنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا۔

اے اللہ ہمیں اپنے خوف اور خشیت سے اتنا حصہ دے جو ہمارے درمیان اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے (یعنی تیرے اس خوف کی وجہ سے ہمارے قدم تیری نافرمانیوں کے لیے نہ اٹھ سکیں) اور اپنی طاعت و عبادت سے اتنا حصہ عطا فرما جس سے تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے (یعنی جو ہمارے لیے داخلہ جنت کا وسیلہ بن جائے)

اور (قضا و قدر) کے یقین سے اتنا حصہ دے جو ہمارے لیے دنیاوی مصائب کو ہلکا کر دے اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اس لائق رکھ کہ اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں اور اپنی دوسری قوتوں سے کام

Marfat.com

لیتے رہیں (یعنی مرتے دم تک ہم آنکھ کان وغیرہ تیری بخشی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے رہیں) اور ان کو ہمارے مرنے کے بعد بھی باقی رکھ (یعنی ان سے ہم کچھ ایسے کام کر جائیں جو ہمارے مرنے کے بعد بھی کام آئیں)

اور اے ہمارے مالک و مولا! جو کوئی ہم پر (یعنی تیرے ایمان والے بندوں پر) ظلم ڈھائے تو تُو اس سے ہمارا بدلہ لے اور جو کوئی ہماری دشمنی پر کمربستہ ہو تو تُو اس کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور ہمیں اس کے مقابلے میں غالب اور منصور فرما۔ اور ہم پر ہمارے دین میں کوئی مصیبت نہ آئے (یعنی دینی مصائب اور فتنوں سے خاص طور پر حفاظت فرما) اور اے اللہ ایسا نہ ہو کہ اپنا ہمارا مقصدِ اعظم اور ہمارے علم و نظر کا منتہا بن جائے اور اے اللہ ہم پر کبھی بے رحم دشمنوں کو مسلط نہ فرما) (ترمذی)

## بازار جانے کی دُعا :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ جب آپؐ بازار جاتے تو کہتے:

بسم اللہ اللھم انی اسئلك خیر ھذہ السوق وخیر مافیھا
واعوذبك ان اصیب فیھا صفقة خاسرتة

"میں اللہ نام لے کر بازار جاتا ہوں اے اللہ اس بازار میں اور اس کی چیزوں میں جو خیر اور بھلائی ہو اس کا میں تجھ سے سائل ہوں اور اس میں اور اس کی چیزوں میں جو شر ہو میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں اس بازار میں کوئی گھاٹے کا سودا کروں۔" (دعوات کبیر للبیہقی)

## کھانے پینے کی دُعا :

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب کچھ کھاتے پیتے تو کہتے:

الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین

"حمد و شکر اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں کھانے اور پینے کو دیا اور (اس سے بھی بڑا کرم یہ فرمایا کہ) ہمیں اپنے مسلم بندوں میں بنایا۔"

(ابوداؤد، جامع ترمذی)

## کھانا کھلانے والے کے لیے یہ دُعا :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تشریف لائے۔ انہوں نے آپؐ کی خدمت میں پکی ہوئی روٹی اور روغن زیتون پیش کیا۔ آپؐ نے اس کو تناول فرمایا اور پھر ان کے لیے اس طرح دُعا فرمائی:

افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ۔

اللہ کے روزے دار بندے تمہارے ہاں افطار کیا کریں اور ابرار و صالحین تمہارے ہاں کھانا کھایا کریں اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے دُعا کیا کریں۔

(سنن ابوداؤد)

## آئینہ دیکھنے کی دُعا :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا۔ جب آپؐ آئینہ دیکھتے تو کہتے:

"الحمد للہ الذی سوی خلقی واحسن صورتی وزان ما شان من غیری۔"

حمد و شکر اس اللہ کے لیے جس نے میرے جسم کو برابر موزوں بنایا اور مجھے اچھی شکل و صورت عطا فرمائی اور مجھے اس خوشنمائی سے نوازا جس سے دوسرے بہت سے بندوں کو نہیں نوازا گیا۔

(مسند بزار)

Marfat.com

## شادی کی دُعا اور مبارکباد :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ شادی کرنے والے آدمی کو لفاظ کے ساتھ دُعا اور مبارک باد دیا کرتے تھے:

"بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما في خير

"اللہ تعالیٰ تمہارے لیے مبارک کرے اور تم پر برکتیں نازل کرے اور تم دونوں (میاں اور بیوی) کو خیر اور بھلائی پر جوڑے رکھے۔" یعنی دنیا اور آخرت کی ہر چیز اور بھلائی کے معاملہ میں تم دونوں کے درمیان باہم اتفاق اور تعاون رہے اور شیطان کوئی فتنہ انگیزی نہ کر سکے۔

(مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ)

## کسی بستی میں داخلے کی دُعا :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ آپؐ کا معمول تھا کہ جب وہ بستی دکھائی دیتی جس میں آپؐ جانے کا ارادہ رکھتے تو پہلے تین دفہ کہتے: اللھم بارك لنا فیھا "اے اللہ ہمارے لیے اس بستی کو مبارک کر دے۔"

اس کے بعد یہ دُعا فرماتے:

"اللھم ارزقنا جناھا وحببنا الی اھلھا وحبب صالحی اھلھا الینا"

اے اللہ اس بستی کی اچھی پیداوار کو ہمارا رزق بنا اور ہماری محبت اس بستی والوں کے دل میں ڈال دے اور اس میں جو تیرے صالح بندے ہوں ان کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا فرما دے۔ (معجم اوسط للطبرانی)

## لشکر کو رخصت کرتے وقت کی دُعا :

حضرت عبداللہ الحکمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ جب آپ لشکر کو رخصت کرتے تو فرماتے:

"استودع الله دینکم ومانتکم وخواتیم اعمالکم"

میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو اور تمہاری صفت امانت
کو اور تمہارے آخری اعمال کو۔ (سنن ابی داؤد)

## دشمن سے خطرے کے وقت :

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ کو جب کسی دشمن گروہ کے حملہ کا خطرہ ہوتا تھا تو آپؐ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے تھے:

"اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم"
اے اللہ ہم تجھے ان دشمنوں کے مقابلے میں کرتے ہیں تو ان کو دفع
فرما اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ (مسندِ احمد، سنن ابی داؤد)

## فکر و پریشانی کے وقت :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اکرمؐ کو کوئی فکر اور پریشانی لاحق ہوتی تو آپؐ کی دُعا یہ ہوتی تھی۔

"یا حیی یا قیوم برحمتك استغیث"
"اے حی و قیوم بس تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔"
اور (دوسروں سے) فرماتے
(یا ذوالجلال والاکرام سے چپٹے رہو) یعنی اس کلمہ کے ذریعے
اللہ سے استغاثہ اور فریاد کرتے رہو۔

(جامع ترمذی)

## خوشی و غم کے وقت :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب کوئی ایسی بات دیکھتے جس سے آپؐ کو مسرت اور خوشی ہوتی تو کہتے:

"الحمد للہ الذی بنعمۃ تتم الصالحات"
"حمد و ستائش اس اللہ کے لیے جس کے فضل و احسان سے
اچھائیاں تکمیل پاتی ہیں۔"
اور جب کوئی ایسی بات دیکھتے جو آپؐ کو ناپسند اور ناگوار ہوتی تو کہتے:

Marfat.com

"الحمد للہ علی کل حال" "ہر حال میں اللہ کی حمد اور اس کا شکر۔"
(ابن النجار)

## بادل گرجنے اور بجلی چمکنے کے وقت :

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب بادلوں کی گرج اور بجلیوں کی کڑک سنتے تو اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا فرماتے:

"اللھم لاتقتلنا بغضبك ولاتھلکنا بعذابك وعافنا قبل ذلك"

اے اللہ ہمیں اپنے غضب سے ختم نہ کر اور عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر اور ہمیں اس سے پہلے عافیت دے۔"

(مسند احمد، جامع ترمذی)

## تند و تیز آندھی و ہوا کے وقت :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی تیز ہوا چلتی تھی تو رسول اکرمؐ اپنے زانوؤں کے بل اللہ تعالیٰ کے حضور میں جھک جاتے اور دُعا کرتے تھے کہ:

"اللھم اجعلھا رحمة ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحا ولا تجھعلھا ریحا"

اے اللہ یہ ہوا ہمارے حق میں رحمت اور سامان حیات ہو۔ عذاب اور سامان ہلاکت نہ ہو۔ یہ وہ نہ ہو جس کو قرآن نے "ریح" کہا ہے وہ ہو جس کو "ریاح" کہا ہے۔ (مسند شافعی و البیہقی فی الدعوات الکبیر)

## بادل کو دیکھ کر :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہم لوگ آسمان پر بادل چڑھتا دیکھتے تو رسول اکرمؐ کا حال یہ ہو جاتا کہ جس کام میں آپؐ مشغول ہوتے اس کو چھوڑ کر بادل کی طرف رخ کر لیتے اور اللہ سے دُعا کرتے کہ:

"اللھم انی اعوذبك من شرما فیه"

"اے اللہ اس بادل میں جو شر ہو اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

پھر اگر وہ بادل چھٹ کر آسمان صاف ہو جاتا تو آپؐ اللہ کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتے اور اگر وہ بادل برسنے لگتا تو دُعا فرماتے کہ:

"اللھم سقیا نافعا "اے اللہ اس بارش سے پوری سیرابی کر دے اور اس کو نفع مند بنا۔" (ابی داؤد، نسائی، ابن ماجہ، مسند شافعی)

## بارش کے لیے دُعا :

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب بارش کے لیے دُعا فرماتے تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرتے:

"اللھم اسق عبادک و بھیمتک وانشر رحمتک و احی بلادک المیت"

"اے اللہ اپنے بندوں اور اپنے پیدا کیے ہوئے بے زبان چوپایوں اور جانوروں کو سیراب فرما اپنی رحمت بھیج اور تیری جو بستیاں بارش نہ ہونے کی وجہ سے مردہ ہو گئی ہیں۔ بارش نازل فرما کر ان میں جان ڈال دے۔" (سنن ابی داؤد، موطا امام مالک

## بارش کے وقت دُعا :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب بارش ہوتی دیکھتے تو اللہ تعالیٰ سے دُعا فرماتے:

"اللھم صیبا نافعا" "اے اللہ بھرپور اور نفع مند بارش ہو۔" (صحیح بخاری)

## مہینہ کا نیا چاند دیکھتے وقت :

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب کسی مہینہ کا چاند دیکھتے تو اس طرح دُعا فرماتے:

اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی و ربک اللہ۔

اے اللہ یہ چاند ہمارے لیے امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کا

Marfat.com

چاند ہو۔اے چاند تیرا رب اور میرا رب اللہ ہے۔ (جامع ترمذی)

## شبِ قدر کی دُعا :

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا۔ حضرتؐ اگر میں شبِ قدر پالوں تو کیا دُعا کروں ؟ آپؐ نے فرمایا۔اللہ کے حضور میں یوں عرض کرو :

**اللھم انک عَفُوٌ تُحِبُّ العفو فاعف عنی**

اے اللہ تو قصور والوں کو بہت معاف فرمانے والا ہے اور معاف کر دینا تجھے پسند ہے پس تو مجھے معاف فرمادے۔ (جامع ترمذی)

## پناہ کے لیے دُعا :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم اس طرح دُعا کیا کرتے تھے :

**اللھم انی اعوذبك من الھم والحزن والعجز والکسل والجبن والبخل وضلع الدین و غلبۃ الرجال**

اے میرے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر سے اور غم سے اور کم ہمتی اور کاہلی و بزدلی سے اور بخیلی و کنجوسی اور قرضہ کے بار سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

## جامع دعائیں :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ اکثر و بیشتر یہ دُعا کیا کرتے تھے :

**اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عزاب النار**

اے میرے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آتش دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ دُعا فرمایا کرتے تھے۔

"اللھم انی اسئلک الھدے والتقی والعفاف والغنی"

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور تقویٰ اور پاک دامنی اور مخلوق کی ناحتاجی۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ دُعا فرمایا کرتے تھے:

"الھم انی اسئلک الصحۃ والعفۃ والامانۃ وحسن الخلق والرضی بالقدر"

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں صحت و تندرستی اور عفت و پاکدامنی اور امانت کی صفت اور اچھے اخلاق اور راضی بہ تقدیر رہنا۔

(دعوات کبیر للبیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دُعا رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کی تھی (وہ دُعا میں برابر کیا کرتا ہوں) اس کو میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ (وہ دُعا یہ ہے)

"اللھم اجعلنی اعظم شکرک واکثر ذکرک واتبع نصحک واحفظ وصیتک"

اے اللہ مجھے ایسا کر دے کہ میں تیری نعمتوں کے شکر کی عظمت و اہمیت کو سمجھوں تاکہ پھر شکر میں کوتاہی نہ کروں اور تیرا ذکر کثرت سے کروں اور تیری نصیحتوں کی پیروی کروں اور تیری وصیتوں اور حکموں کو یاد رکھوں اور ان کی تعمیل سے غفلت نہ برتوں۔ (جامع ترمذی)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرمؐ سے یہ دُعا روایت کی ہے:

اللھم اجعلنی شکورا واجعلنی صبورا واجعلنی فی عینی صغیرا وفی اعین الناس کبیرا۔

اے اللہ مجھے اپنا شکر کرنے والا اور صبر کرنے والا بندہ بنا اور مجھے

Marfat.com

اپنی نگاہ میں چھوٹا اور دوسروں کی نگاہ میں بڑا بنا دے۔ (مسندِ بزار)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اکرم ﷺ کی یہ دعا روایت کی گئی ہے۔

"اَللّٰھُمَّ افتحَ مسامِعَ قلبِی لِزِکرِکَ وَارزُقنِی طاعَتَکَ وَطَاعَۃَ رَسُولِکَ وَعَمَلاً بِکتَابِکَ"

اے اللہ اپنے ذکر کے لئے اپنی نصیحت کے لئے میرے دل کے کان کھول دے اور مجھے اپنی فرمانبرداری اور اپنے رسول پاک کی تابعداری نصیب فرما اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید پر عمل کی توفیق دے۔ (معجم اوسط طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اکرم ﷺ کی یہ دُعا روایت کی گئی ہے۔

" اَللّٰھُمَّ اَنِی اَسئَلُکَ ایمَاناً یُبَاشِرُ قَلبِی وَیقِیناً صَادِقاً حتّٰی اعلَمَ اَنَّہ' لا یُصِیبُنِی اِلاّ مَاکَتَبتَ لِی وَرِضاً مِن المَعِیشَۃِ بِمَاقَسَمتَ لَی۔"

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا ایمان جو میرے دل میں پیوست ہو جائے۔ اور ایسا یقین جس کے بعد یہ حقیقت میرا علم بن جائے کہ مجھ پر صرف وہی تکلیف آئے گی جو تو نے میرے لئے لکھ دی ہے۔ اور میں تجھ سے استدعا ہوں کہ میرا یہ حال کر دے کہ زندگی کا جو سامان تو مجھے دے میں اس پر دل سے راضی ہوں۔ (مسند بزار)

حضرت نمر بن ارطات رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم سے یہ دعا نقل فرمائی :

اللّٰھُمَّ اَحسِن عاقبتنا فِی الاَمور کُلِھَا وَ اَجرنا مِن خِزی الدُنیَا وَعَذَاب الاٰخِرہ۔

اے اللہ ہمارے سارے کاموں کا انجام بہتر کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں بچا اور ہماری حفاظت فرما۔

(مسند احمد۔ ابن حبان۔ مستدرک حاکم)

حضرت ام معبد خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے یہ دعا روایت

Marfat.com

کی ہے۔

**اللھم طھر قلبی من الخیانۃفانک تعلم خائنۃ الاعین و ما تخفی الصدر۔**

اے اللہ میرے دل کو نفاق، میرے اعمال کو ریا کی آمیزش سے، میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھوں کو نظر کی خیانت سے بالکل صاف کر دے تو آنکھوں کو خیانت اور دلوں کے رازوں کو بھی جانتا ہے تجھ سے میری کوئی چیز مخفی نہیں۔

(نوادر حکیم ترمذی، تاریخ خطیب معارف الحدیث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اکرمؐ سے عرض کیا کہ : رات میں نے آپؐ کو دعا کرتے سنا۔ اس دعا میں سے الفاظ مجھے پوری طرح نہ پہنچے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہے تھے :

**"اللھم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی داری و بارک لی فیما رزقتنی"**

اے اللہ میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میرے لئے گھر میں وسعت عطا فرما اور جو رزق تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لئے برکت دے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا :

تم نے دیکھا ان مختصر لفظوں نے کچھ بھی چھوڑا۔ (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرمؐ سے یہ دعا روایت کی ہے۔

**اللھم انی اسئلک من فضلک ورحمتک فانہ لا یملکھا الا انت**

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل اور تیری رحمت مانگتا ہوں۔ بس تو ہی فضل و رحمت کا مالک ہے۔

(معجم بیہ طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرمؐ سے یہ دعا روایت کی ہے۔

Marfat.com

"اللھم انی اسئلك عیشة نقیة ومیته سویة ومردا غیر مخزی ولا فاضح"

"اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں، پاک صاف زندگی اور ڈھنگ کی موت (جس میں کوئی بدنمائی نہ ہو) اور (اصلی وطن آخرت کی طرف) ایسی مراجعت جس میں رسوائی اور فضیحت نہ(مسند بزار، مستدرک حاکم)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اکرمؐ سے یہ دُعا روایت کی ہے۔

"اللھم اجعل اوسع رزقك علی عند کبر سنی و انقطاع عمری۔"

اے اللہ میرے بڑھاپے کے دنوں میں اور میری عمر کے آخری حصے میں میری روزی میں زیادہ سے زیادہ وسعت دے۔ (مستدرک حاکم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرمؐ سے یہ دُعا روایت کی ہے:

اللھم اجعل خیر عمری اخرہ وخیر عملی خواتیمہ وخیر ایامی یوم القاك فیہ۔

"اے اللہ میری عمر کے آخری حصے کو میری زندگی کا بہترین حصہ کردے اور میرے آخری عمل میری زندگی کے بہترین عمل ہوں اور میرا سب سے اچھا دن وہ ہو جو تیرے حضور میں میری حاضری کا دن ہو۔" (معجم کبیر طبرانی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اکرمؐ سے یہ دُعا روایت کی ہے:

رب اعط نفسی تقواھا وزکھا انت خیر من زکاھا انت ولیھا ومولاھا۔

اے میرے رب میرے نفس کو تقویٰ سے آراستہ فرما اور (اس کی گندگیاں دور فرما کر) اس کو پاکیزہ بنا دے تو ہی سب سے اچھا پاکیزہ بنانے والا ہے تو ہی اس کا والی اور مالک و مولیٰ ہے۔ (مسند احمد)

Marfat.com

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے مجھے یہ دُعا تلقین فرمائی۔

"اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی"

اے میرے اللہ میرے دل میں وہ ڈال جس میں میرے لیے بھلائی اور بہتری ہو اور میرے نفس کے شر سے مجھے بچا اور اپنی پناہ میں رکھ۔ (جامع ترمذی)

ام المومنین حضرت ام سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ جب ان کے پاس ہوتے تو اکثر یہ دُعا کیا کرتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

اے دلوں کو پلٹنے والے، میرے دل کو اپنے دین پر ثابت و قائم رکھ۔ (جامع ترمذی)

# معمولاتِ استراحت

رسول اکرمؐ کی نیند بقدر اعتدال تھی۔ قدر ضرورت سے زیادہ آپ نہ سویا کرتے تھے اور نہ قدر ضرورت سے زیادہ اپنے آپ کو سونے سے باز رکھتے تھے یعنی رسول اکرمؐ خواب بھی فرماتے تھے اور قیام بھی۔ جیسا کہ نوافل و عبادات میں آپ کی عادت کریمہ تھی کبھی رات میں سو جاتے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے۔ اس کے بعد پھر سو جاتے۔ اس طرح چند بار سوتے اور اٹھتے تھے۔ اس صورت میں یہ بات درست ہے کہ جو نیند میں دیکھنا چاہتا وہ بھی دیکھ لیتا اور جو بیدار دیکھنا چاہتا وہ بھی دیکھ لیتا

(زاد المعاد، مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر اول شب سو جاتے تھے پھر جب آدھی رات اور نصف ثانی شروع ہوتا تو آپ بیدار ہو جاتے، اٹھ کر مسواک کرتے، آپؐ بقدر ضرورت سوتے اور آرام فرماتے تھے۔ دائیں پہلو کے بل لیٹ کر سوتے اور جب تک آنکھ نہ لگ

Marfat.com

جاتی اللہ کا ذکر کرتے رہتے۔ کبھی اتنا کھانا تناول نہ فرماتے کہ سستی کا غلبہ ہو جائے۔
(مواہب)

## بستر استراحت :

حضرت امام باقر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ: رسول اکرمؐ کا بستر کیا تھا؟

انہوں نے فرمایا:

"چمڑے کا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔"

حضرت حفصہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے گھر میں رسول اکرمؐ کا بستر کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا:

ایک ٹاٹ تھا۔ جس کو دوہرا کر کے ہم رسول اکرمؐ کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے ایک رات مجھے خیال آیا کہ اگر اس کو چوہرا کر کے بچھا دیا جائے تو زیادہ نرم ہو جائے گا۔ میں نے اسی طرح کیا۔ صبح رسول اکرمؐ نے دریافت فرمایا کہ رات میرے نیچے کیا چیز بچھائی گئی تھی۔ میں نے عرض کیا وہی روزمرہ کا بستر تھا صرف اسے چوہرا کر دیا گیا تھا تاکہ زیادہ نرم ہو جائے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: اس کو پہلے حال پر رہنے دو۔ اس کی نرمی مجھے رات کو تہجد میں مانع ہوتی ہے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ ایک بوریے پر آرام فرما رہے تھے۔ جس کے نشانات رسول اکرمؐ کے بدن اظہر پر ظاہر ہو رہے تھے۔ میں یہ دیکھ کر رونے لگا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ کیا بات ہے کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ قیصر و کسریٰ تو ریشم و مخمل کے گدوں پر سوئیں اور آپؐ بوریئے پر رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ رونے کی بات نہیں، ان کے لیے دنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت ہے۔ (خصائل نبویؐ)

## اندازِ استراحت :

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے:

اللھم باسمك اموت واحیا۔ "اے اللہ میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا

Marfat.com

ہوں۔"
(شمائل ترمذی)

اور جب بیدار ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے:

الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔
(خصائل نبویؐ)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ جس وقت آرام فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دُعا پڑھتے۔

"رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک" اے اللہ تو مجھے اپنے عذاب سے بچانا اس روز جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔

(شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:

الحمد للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوی نافکم ممن لا کافی لہ ولا مروی

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور ہماری (تمام ضروریات کی) کفالت فرمائی اور ہمیں ٹھکانہ بخشا جب کہ کتنے ہی ایسے شخص ہیں جن کا نہ کوئی کفالت کرنے والا ہے اور نہ ہی کوئی ٹھکانہ دینے والا ہے۔
(شمائل ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ جب رات کو سونے کے لیے لیٹتے تو دونوں ہاتھوں کو دُعا مانگنے کی طرح ملا کر:

سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر ان پر دم فرماتے اور پھر تمام بدن پر سر سے پاؤں تک جہاں جہاں ہاتھ جاتا پھیر لیتے۔ آپؐ یہ عمل تین مرتبہ فرماتے۔ سر سے ابتداء کرتے اور پھر منہ اور بدن کا اگلا حصہ پھر بقیہ بدن۔"
(شمائل ترمذی)

## معمولات شب :

رسول اکرمؐ باجماعت نماز عشاء ادا فرمانے کے بعد قیام گاہ پر تشریف لاتے اور

جس زوجہ مطہرہ کی باری ہوتی اس کی قیام گاہ پر جا کر سوتے۔ آپؐ کو بعد نماز عشاء بات چیت کرنا پسند نہ تھا۔ آپ ہمیشہ داہنی کروٹ سوتے اور اکثر اپنا داہنا ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر چہرہ قبلہ کی طرف کر لیتے۔ سونے سے پہلے مسواک اپنے سرہانے کے نیچے ضرور رکھتے۔

رسول اکرمؐ سوتے وقت سورہ جمعہ، سورہ تغابن اور سورہ صف کی تلاوت فرماتے تھے۔ پھر جب بیدار ہوتے تو مسواک سے دانت صاف کرتے، وضو کرتے؛ پھر تہجد کی نفلیں پڑھتے، کبھی نفل نماز کے بعد سجدہ میں دیر تک دُعا مانگتے، پھر آرام فرماتے۔ جب فجر کی اذان ہوتی تو اٹھتے۔ حجرہ شریف میں ہی دو رکعت سنت پڑھ کر وہیں داہنی کروٹ ذرا لیٹ رہتے پھر مسجد میں تشریف لاتے اور باجماعت نماز فجر ادا فرماتے۔ (سیرت النبیؐ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ رات کو اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نہ پڑھ لیتے تھے۔ آپؐ ازواج مطہرات کو بھی حکم فرماتے تھے کہ وہ سونے سے پہلے:

۳۳ مرتبہ الحمدللہ، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھیں اور جب آپؐ رات کو بستر پر کروٹ بدلتے تو یہ دُعا پڑھتے:

لا الہ الا اللہ الواحد القہار۔ رب السموت والارض وما بینھما۔

"اس یکتا اور قوت والے رب کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو زمین اور آسمان کا اور ان میں ہر چیز کا رب ہے۔"

اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے:

رب اغفر وارحم واھد السبیل الاقوم (مواہب)

رسول اکرمؐ کی عادت مبارکہ تھی کہ رات کو سونے سے پہلے:

"مسبحات (سورہ حدید، سورہ حشر، سورہ صف، سورہ جمعہ، سورہ تغابن اور سورہ الاعلیٰ) پڑھا کرتے تھے۔" اور ارشاد فرماتے تھے کہ:

"مسبحات میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔"

سونے سے قبل رسول اکرمؐ سے یہ بھی منقول ہے کہ:

Marfat.com

آپؐ۔ الم سجدہ، تبارک الذی، آیۃ الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری دو آیات بھی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (فتح الباری، خصائل نبوی)

## متفرق معمولاتِ شب

رسول اکرمؐ کھجور کی چھال بھرے چمڑے کے گدے پر، چٹائی پر، ٹاٹ پر، کبھی کبھی بان کی بنی ہوئی چارپائی پر یا چمڑے کو زمین پر بچھا کر آرام فرمایا کرتے تھے۔ (زاد المعاد)

رسول اکرمؐ عام طور پر سونے سے پہلے وضو کرنے کے عادی تھے۔ اگر رات کے کسی حصے میں آپ کی آنکھ کھلتی تو قضائے حاجت کے بعد صرف چہرے اور ہاتھوں کو دھو کر سوتے۔ (زاد المعاد)

رسول اکرمؐ عام طور پر سونے سے پہلے دوسرے کپڑے کی تہبند باندھتے اور کرتہ اتار کر ٹانگ دیتے اور پھر آرام فرمانے سے پہلے بستر کو کپڑے سے جھاڑ لیتے۔ (زاد المعاد)

رسول اکرمؐ جس ٹاٹ پر آرام فرماتے اس کو ضرور دو تہہ کرکے بچھانے کا حکم دیتے سوتے وقت آپؐ کی سانس کی آواز سنائی دیا کرتی تھی۔ آپؐ کبھی چت لیٹتے اور کبھی پاؤں پر پاؤں رکھ کر آرام فرماتے مگر اس طرح کہ ستر نہ کھلنے پائے (اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایسے لیٹنے سے رسول اکرمؐ نے ممانعت فرمائی ہے) (زاد المعاد)

رسول اکرمؐ رات کو ایسے گھر میں آرام نہ فرماتے جس میں چراغ نہ جلایا گیا ہو (زاد المعاد)

رسول اکرمؐ سوتے وقت اپنے اہل بیت سے کچھ ادھر ادھر کی باتیں کرتے تھے۔ کبھی گھر کے متعلق اور کبھی تمام مسلمانوں کے معاملات کے متعلق۔ (نشر الطیب)

رسول اکرمؐ رات کا کھانا تناول فرماتے تھے۔ اگرچہ کھجور کے چند دانے ہی کیوں نہ ہوں آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ عشاء کا کھانا چھوڑ دینا بڑھاپا لاتا ہے۔ (ترمذی، زاد المعاد)

رسول اکرمؐ رات کا کھانا کھاتے ہی سو جانے کو پسند نہ فرماتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ)

Marfat.com

رسول اکرمؐ کو جب رات کے وقت باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اٹھتے اور آہستہ سے جوتا پہنتے اور آہستہ سے کواڑ کھولتے اور پھر آہستہ سے باہر چلے جاتے اور پھر جب واپس گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ آہستہ آتے اور آہستہ سے سلام کرتے تاکہ سونے والے کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔ (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ رات کو کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو ایسی آواز سے سلام کرتے تھے کہ جاگنے والا سن لیتا اور سونے والا نہ جاگتا۔ (زادالمعاد)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ جب رات کے وقت سفر کرتے اور آخر شب میں کہیں پڑاؤ ڈالتے تو دائیں کروٹ پر لیٹ کر آرام فرماتے اور اگر صبح کے وقت ٹھہرنا ہوتا تو اپنا دایاں بانہ کھڑا کرتے اور ہاتھ سر پر رکھ کر آرام فرماتے۔
(شمائل رسولؐ)

رسول اکرمؐ اگر بحالت جنابت آرام فرمانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے ناپاک جگہ کو دھو لیتے اور پھر وضو کرکے سو رہتے۔ (زادالمعاد)

رات کو رسول اکرمؐ آرام فرماتے تو چارپائی کے نیچے ایک لکڑی کی حاجتی رکھی رہتی۔ جس میں رات کو جاگنے پر پیشاب کرتے تھے۔ آپؐ کے سرہانے ایک سرمہ دانی بھی دکھی رہتی تھی جس میں سے آپؐ سوتے وقت سرمہ لگاتے تھے اور یہ سرمہ دانی سیاہ رنگ کی ہوا کرتی تھی۔

رسول اکرمؐ رات کو سونے سے قبل سرمہ لگاتے تو ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سلائی لگاتے تھے اور کبھی ہر آنکھ میں دو دو مرتبہ اور آخر ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگا لیتے تھے۔
(ابن سعد)

رسول اکرمؐ عشاء سے پہلے کبھی نہیں سوئے۔ (زادالمعاد)

## ازدواجی معمولات :

رسول اکرمؐ کا فرمان ہے کہ "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر سلوک کرے اور میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرتا ہوں۔"

رسول اکرمؐ نے طلاق بھی دی لیکن پھر رجوع فرما لیا۔ ایک ماہ تک ازواج

Marfat.com

مطہرات سے ایلا بھی کیا تھا۔ (ایلا کے معنی ہیں کچھ وقت تک علیحدگی بغیر طلاق کے)

رسول اکرمؐ ازواج مطہرات کے حقوق میں پوری مساوات و عدل ملحوظ رکھتے تھے کسی طرح کا فرق نہ کرتے۔ آپؐ فرماتے: یا اللہ جس کا مجھے اختیار ہے اس کی تقسیم تو میں نے مساوی کر دی لیکن جو بات میرے بس میں نہیں ہے۔ اس پر مجھے ملامت نہ کیجئے گا (اختیاری چیز سے مراد معاملات و معاشرت اور غیر اختیاری بات سے مراد محبت و میلان طبع)

رسول اکرمؐ کے ازدواجی معمولات حسن معاشرت اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زانو سے ٹیک بھی لگا لیتے اور اسی حالت میں قرآن کی تلاوت بھی فرماتے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ وہ ایام سے ہوتیں مگر آپؐ ان کی طرف التفات فرمایا کرتے۔ یہ سب آپؐ کے اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حسن اخلاق اور لطف و کرم کا نتیجہ تھا۔ جب آپ سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ جس کے نام کا قرعہ نکل آتا وہی ساتھ جاتیں پھر کسی کے لیے کوئی عذر نہ رہ جاتا۔ جمہور کا بھی یہی مسلک ہے۔

رسول اکرمؐ بعد نماز عصر تمام ازواج مطہرات کے گھروں پر روزانہ باری باری تشریف لے جاتے اور رات ہو جاتی تو اس زوجہ مطہرہ کے گھر شب بسری کے لیے تشریف لے جاتے جن کی باری ہوتی۔ (اسوہ رسول اکرم ﷺ)

بعض وقت ازواج مطہرات ادھر ادھر کے قصے یا گزرے ہوئے واقعات بیان کرتیں تو آپ برابر ہنستے رہتے اور خود بھی کبھی اپنے گذشتہ واقعات سناتے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ ہم میں اس طرح ہنستے، بولتے، ہنسے رہتے تھے کہ معلوم ہی نہ ہوتا تھا کہ کوئی اولوالعزم نبی ہے لیکن جب کوئی دینی بات ہوتی یا نماز کا وقت آجاتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپؐ وہ آدمی ہی نہیں ہیں۔

کھانے پہننے میں ازواج مطہرات کو کوئی روک ٹوک نہیں تھی۔ جو چاہتیں کھاتیں جو چاہتیں پہنتیں۔ ہرچند مسرت کی وجہ سے اچھا کھانا میسر نہ آتا۔ اہل بیت کے لیے سونے چاندی کے زیور پسند نہ فرماتے۔ اس زمانہ میں ہاتھی دانت کے زیوروں کا رواج تھا۔ آپؐ اس قسم کے زیور پہننے کا حکم دیتے۔ بیویوں کا پاک صاف رہنا پسند

Marfat.com

فرماتے۔ بیویوں پر لعن طعن نہ کرتے نہ ان سے سخت اور درشت لہجہ میں گفتگو پسند کرتے۔ اگر بات ناگوار خاطر ہوتی تو التفات میں کمی کر دیتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

جب رسول اکرمؐ گھر کے اندر تشریف لاتے تو نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ مسکراتے ہوئے داخل ہوتے۔ (اسوہ حسنہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ باری کی اتنی پابندی فرماتے تھے کہ کبھی ہم میں سے کسی کو کسی پر ترجیح نہ دیتے اور ایسا بھی شاذ و نادر ہی ہوتا کہ آپؐ سب ازواج مطہرات کے ہاں روزانہ تشریف نہ لے گئے ہوں۔

رسول اکرمؐ رات کے آخری اور پہلے ہر حصہ میں ازواج مطہرات کے پاس جایا کرتے تھے۔ آپؐ کبھی غسل فرما کر سوتے اور کبھی وضو کر کے سو جاتے۔

## ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ایک بار حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ اگر تم رسول اکرمؐ کو مجھ سے راضی کر دو تو میں اپنی باری تم کو بخش دوں گی (یہ اس وقت کا ذکر ہے جب آپؐ ان سے کسی بات پر ناراض ہو گئے تھے) انہوں نے کہا کہ:

"اچھی بات ہے"

چنانچہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپؐ کے پاس حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ عائشہؓ تم کیسے آ گئیں؟ واپس جاؤ یہ تو صفیہؓ کی باری ہے---- انہوں نے جواب دیا کہ: اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور سارا واقع عرض کر دیا۔

رسول اکرمؐ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خوش ہو گئے۔

(اسوہ رسول اکرم ﷺ)

## ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رسول اکرمؐ انصار کی لڑکیوں کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کھیلنے کو بلایا کرتے تھے اور جائز امور میں آپؐ بھی ان کے ساتھ ہو جاتے اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پانی پیتیں تو آپؐ ان کے ہاتھ سے پیالہ لے کر وہیں لب

Marfat.com

مبارک لگا لیتے جہاں سے انہوں نے پیا تھا۔

اور جب ہڈی پر سے گوشت کھاتیں تو آپؐ وہ جس پر گوشت ہوتا لے کر وہاں منہ لگاتے جہاں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھایا تھا۔

## ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ میں نے ایک بار رسول اکرمؐ کے لیے کچھ کھانا تیار کیا اور کچھ کھانا آپؐ کے لیے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تیار کیا۔ میں نے اپنی لونڈی سے کہا جا (دیکھتی رہ) اگر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھانا لاویں اور میرے کھانا سے پہلے دسترخوان پر رکھ دیں تو کھانا گرا دینا (چنانچہ) وہ کھانا لائیں اور لونڈی نے اسے گرا دیا۔ رکابی بھی گر گئی (اور ٹوٹ گئی اور جس میں کھانا گرا وہ دسترخوان چمڑے کا تھا۔ اس لیے ضائع نہیں ہوا) رسول اکرمؐ نے اس کھانے کو جمع کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:

"تم عائشہؓ سے بدلہ لو یعنی اپنے برتن کے بدلے برتن لو۔" (مسند احمد)

## ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اکرمؐ کے پاس حریرہ لائی جو میں نے آپؐ کے لیے تیار کیا تھا۔ میں نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو وہاں موجود تھیں کہا کہ تم بھی کھاؤ۔ انہوں نے کسی وجہ سے انکار کیا۔ میں نے کہا یا تو کھاؤ ورنہ تمہارا منہ اس حریرہ سے سان دوں گی۔ انہوں نے پھر بھی انکار کر دیا میں نے حریرہ میں ہاتھ بھر کر ان کا منہ سان دیا۔ رسول اکرمؐ یہ دیکھ کر ہنسے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ سے مجھ کو (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دلایا (تاکہ مدافعت نہ کر سکیں) حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا تم ان کا منہ سان دو۔ انہوں نے میرا منہ سان دیا آپؐ پھر ہنسے۔ (جمع الفوائد)

Marfat.com

# معمولات لباس و زیبائش

رسول اکرمؐ میلے اور گندے کپڑوں کو مکروہ اور ناپسند جانتے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اکرمؐ کا محبوب ترین لباس قمیص (کرتا) تھی اگرچہ تہبند اور چادر شریف بھی بکثرت زیب تن فرماتے تھے۔ لیکن قمیص کا پہننا زیادہ پسندیدہ تھا۔

(شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کا پیرہن مبارک سوتی اور تنگ دامن و آستین والا ہوتا تھا اور آپؐ کے قمیص مبارک میں گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں اور قمیص مبارک میں سینہ کے مقام پر گریبان تھا اور یہی قمیص کی سنت ہے۔

(مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ کالی کملی اوڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ ایک مرتبہ صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے تو آپؐ کے بدن پر ایک سیاہ بالوں کی چادر تھی۔ (شمائل ترمذی)

رسول اکرمؐ جب تکبر و غرور کی مذمت فرماتے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض کرتے یا رسول اللہ ﷺ آدمی پسند کرتا کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتیاں عمدہ ہوں اس پر رسول اکرمؐ نے فرمایا:

ان اللہ جمیل یحب الجمال۔ (بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے)

ایک اور حدیث شریف میں ہے۔

ان اللہ لطیف یحب اللطافۃ (بے شک اللہ تعالیٰ لطیف ہے اور لطافت کو پسند کرتا ہے)

چنانچہ خود رسول اکرمؐ وفود کے آنے پر ان کے لیے تجمل فرماتے اور جمعہ و عیدین کے لیے بھی آرائش فرماتے اور مستقل جد الباس محفوظ رکھتے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ سفید لباس پہننے کو پسند فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ حسین ترین لباس

Marfat.com

سفید کپڑوں کا ہے چاہیئے کہ تم میں سے زندہ لوگ بھی پہنیں اور اپنے مردوں کو بھی سفید کفن دیں۔ (شمائل ترمذی' مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ نے پشمینہ یعنی اونی کپڑے بھی پہنے ہیں اور اکثر چادر بھی لپیٹا ہے۔ (مدارج النبوہ)

اکثر حالتوں میں رسول اکرمؐ کا لباس چادر اور آزاربند (یعنی تہبند) ہوتا جو کچھ سخت اور موٹے کپڑے کا ہوتا اور کبھی پشمینہ بھی پہنا ہے۔

منقول ہے کہ آپ کی چادر شریف میں متعدد پیوند لگے ہوئے تھے جسے آپ اوڑھا کرتے تھے اور فرماتے:

"میں بندہ ہی ہوں اور بندوں جیسا لباس پہنتا ہوں۔"

## لباس کا معمول :

رسول اکرمؐ کی عادت کریمہ لباس شریف میں وسعت اور ترک تکلف تھی۔ مطلب یہ کہ جو پاتے زیب تن فرماتے اور تعیین کی تنگی اختیار نہ فرماتے اور کسی خاص قسم کی جستجو نہ فرماتے اور کسی حال میں عمدہ و نفیس کی خواہش نہ فرماتے۔ نہ ادنی و حقیر کا خیال فرماتے جو کچھ میسر ہوتا پہن لیتے اور جو لباس ضرورت کو پورا کر دے اسی پر اکتفا کرتے۔

ویسے لباس کے معاملے میں سب سے بہترین طریقہ جس کا آپؐ نے حکم دیا ہے یا ترغیب دی ہے یا خود اس پر عمل کیا ہے وہ لباس یہ ہے۔

کپاس کا بنا ہوا یا صوف کا یا کتان کا بنا ہوا کوئی سا بھی ہو اور جو بھی لباس میسر آئے پہن لیا جائے۔ آپؐ نے یمنی چادریں' جبہ' قبا' قمیص' پاجامہ' تہبند' چادر (سادہ) موزہ' جوتا ہر چیز استعمال فرمائی ہے۔

آپ نے دھاریدار سیاہ کپڑ (سیاہ دھاری دار) اور سیاہ کپڑا بھی پہنا ہے اور سادہ کپڑا بھی پہنا ہے۔ سادہ لباس اور سبز ریشم کی آستین والا لبادہ بھی پہنا ہے۔ (زاد السعاد)

## قمیص مبارک :

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ:

"رسول اکرمؐ کا کرتہ (قمیص) زیادہ لمبا نہ ہوتا تھا نہ اس کی آستین لمبی ہوتی

Marfat.com

تھی۔"

دوسری حدیثوں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل ہے کہ:

"آپؐ کا کرتا ٹخنوں سے اونچا ہوتا تھا۔" (شمائل ترمذی، خصائل نبویؐ)

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ کے کرتے کی آستین پہونچے تک ہوتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

رسول اکرمؐ قمیض کی آستین نہ بہت تنگ رکھتے اور نہ بہت کشادہ بلکہ درمیانی ہوتی تھی اور آستین ہاتھ کے گٹے تک رکھتے اور چوغہ وغیرہ نیچے تک مگر انگلیوں سے متجاوز نہ ہوتا تھا۔

رسول اکرمؐ کے سفر کا کرتا (قمیص) وطن کے کرتے سے دامن اور آستین میں کسی قدر چھوٹا ہوتا تھا۔ (زادالمعاد)

رسول اکرمؐ کی قمیص کا گریبان سینہ پر ہوتا تھا۔ کبھی آپؐ اپنے کرتے کا گریبان کھول لیا کرتے اور سینہ اطہر صاف نظر آتا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لیتے۔ (شمائل ترمذی)

جب رسول اکرمؐ قمیض زیب تن فرماتے تو پہلے سیدھا ہاتھ سیدھی آستین میں ڈالتے اور پھر بایاں ہاتھ بائیں آستین میں۔ (زادالمعاد)

## تہبند اور پاجامہ :

رسول اکرمؐ کی عادت مبارکہ لنگی باندھنے کی تھی۔ بعض احادیث سے پاجامہ پہننا بھی ثابت ہے۔ آپؐ کی تہبند چار ہاتھ ایک بالشت لمبی تھی اور تین ہاتھ ایک بالشت چوڑی تھی۔ (شمائل ترمذی)

بعض احادیث مبارکہ میں ہے کہ:

چادر چار ہاتھ لمبی اور ڈھائی ہاتھ چوڑی اور تہبند چار ہاتھ اور ایک بالشت اور دو ہاتھ چوڑی۔ تہبند ہمیشہ نصف پنڈلی سے اونچی رکھتے۔ تہبند کا اگلا حصہ پچھلے حصہ سے قدرے نیچا رہتا۔ (خصائل نبوی)

## چادر :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کو یمنی منقش چادر کپڑوں میں

زیادہ پسندیدہ تھی۔ (شمائل ترمذی)

رسول اکرمؐ کبھی چادر کو اس طرح اوڑھتے کہ چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر الٹے کاندھے پر ڈال لیتے۔ (زادالمعاد)

آپؐ چادر اوڑھنے میں بہت اہتمام فرماتے تھے کہ بدن ظاہر نہ ہو۔ غالباً لیٹنے کی حالت میں یہ معمول تھا۔ حضرت ابو رشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

میں نے رسول اکرمؐ کو دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا ہے۔ (شمائل ترمذی)

## عمامہ :

عمامہ باندھنا سنت مستحب ہے۔ حضرت عمرو بن حرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ وہ منظر گویا اس وقت میرے سامنے ہے جب رسول اکرمؐ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ سیاہ عمامہ آپؐ کے سر مبارک پر تھا اور اس کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان تھا۔ (خصائل نبوی)

رسول اکرمؐ جب عمامہ باندھتے تھے تو (شملہ) دونوں شانوں کے درمیان چھوڑ لیتے تھے اور کبھی بے شملہ عمامہ باندھتے تھے۔ (نشرالطیب، شمائل ترمذی)

آپؐ شملہ ایک بالشت کے قریب چھوڑتے، شملہ کی مقدار ہاتھ سے زیادہ بھی ثابت ہے عمامہ تقریباً سات گز ہوتا تھا۔ (خصائل نبوی)

## ٹوپی :

رسول اکرمؐ سفید ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔ وطن میں رسول اکرمؐ سفید کپڑے کی چپٹی ہوئی ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔ (السراج المنیر)

## لباس زیب تن فرماتے وقت :

حضرت ابو سعد خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"رسول اکرمؐ جب نیا لباس پہنتے تو جمعہ کے دن پہنتے۔ سفید لباس تو آپ کو بہت محبوب تھا ہی مگر رنگین لباس میں سبز رنگ کا لباس طبیعت پاک کو بہت زیادہ پسند تھا۔

(زادالمعاد)

(خالص و گہرا سرخ رنگ طبیعت پاک کو بہت زیادہ ناپسند تھا)

Marfat.com

رسول اکرمؐ جب نیا لباس زیب تن فرماتے تو کپڑے کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کا شکر ان الفاظ میں ادا فرماتے:

اللھم لك الحمد كما كسوتنيه اسئلك خيره و خير ما صنع له واعوذبك من شره وشر ما صنع له

اے اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔ جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔

نیز یہ دعا بھی فرماتے تھے:

الحمد لله الذی كسانی ما اوارى به عورتی واتجمل به فی حياتی۔

سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں۔ اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعے خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔

(زادالمعاد)

## لباس کی متفرق سنتیں :

۱۔ رسول اکرمؐ میلے اور گندے کپڑوں کو مکروہ اور ناپسند جانتے تھے۔

(مدارج النبوۃ)

۲۔ جو کپڑا پرانا ہو جاتا اسے آپؐ خیرات کر دیتے تھے۔

(زادالمعاد)

۳۔ آپؐ اکثر سوتی لباس زیب تن فرماتے کبھی کبھی صوف اور کتان کا لباس بھی پہنا ہے۔

(زادالمعاد)

۴۔ آپؐ چادر اوڑھنے میں بہت اہتمام فرماتے تھے تاکہ بدن ظاہر نہ ہو۔ غالباً لیٹنے کی حالت میں یہ معمول تھا۔

(زادالمعاد)

## مُوئے مبارک :

رسول اکرمؐ بالوں میں کثرت سے کنگھی کیا کرتے تھے آپ جس کسی کے پراگندہ اور بکھرے بال دیکھتے تو کراہت سے فرماتے کہ:

"تم میں سے کسی کو وہ نظر نہ آیا ہے یہ اشارہ شیطان کی طرف ہے۔"

اسی طرح آپؐ بہت زیادہ بنے سنورنے اور لمبے بالوں والوں سے بھی کراہت فرماتے۔ اعتدال اور میانہ روی آپؐ کو بہت پسند تھی۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اکرمؐ کے بال نہ بالکل پیچیدہ اور نہ بالکل کھلے ہوئے بلکہ کچھ گھنگھریالا پن لیے ہوئے تھے۔ جو کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

رسول اکرمؐ کے سر مبارک کے بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک اور دوسری روایات میں کانوں تک اور ایک تیسری روایت میں کانوں کی لو تک تھی۔ ان کے علاوہ کندھوں تک یا کندھوں کے قریب تک کی روایتیں بھی ہیں۔

(شمائل ترمذی)

موہب لدنیہ میں مذکور ہے کہ جب بالوں کے ترشوانے میں طویل وقفہ ہو جاتا تو بال لمبے ہو جاتے اور جب ترشواتے تو چھوٹے ہو جاتے تھے۔ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ:

رسول اکرمؐ بالوں کو ترشواتے تھے۔ منڈواتے نہ تھے لیکن حلق (منڈوانے) کے بارے میں خود فرماتے ہیں کہ آپؐ حج اور عمرہ کے دو موقعوں کے سوا بال نہیں منڈواتے تھے۔ واللہ اعلم۔ (مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ شروع میں اپنے سر کے بالوں کو بے مانگ نکالے جمع کر لیا کرتے تھے۔ بعد میں آپ مانگ نکالنے لگے تھے۔ (شمائل ترمذی)

آپؐ ایک روز ناغہ کر کے کنگھا کیا کرتے تھے۔ (نشر الطیب)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ: گاہے گاہے کنگھی کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

Marfat.com

## مونچھیں :

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ مونچھیں ترا شتے تھے۔ (زادالمعاد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:
چالیس دن رات نہ گزرنے پائیں کہ تم مونچھیں کٹواؤ۔ ناخن کٹواؤ۔
(صحیح مسلم)

اکثر علماء کی تحقیق یہ ہے کہ مونچھوں کا کترنا سنت ہے لیکن کتروانے میں ایسا مبالغہ ہو کہ مونڈنے کے قریب ہو جائے۔ (خصائل نبویؐ)

## ریش مبارک :

قاضی عیاض کی کتاب "الشفاء" میں تحریر ہے کہ:
"آپؐ کی ریش مبارک کے بال اس کثرت سے تھے جس سے آپؐ کا سینہ بھر گیا تھا۔" (مدارج النبوۃ)
رسول اکرمؐ کی ریش مبارک اتنی گھری اور گنجان تھی کہ آپؐ کے سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی۔ (شمائل ترمذی)
رسول اکرمؐ پانی لگا کر بھی داڑھی مبارک میں کنگھا کیا کرتے تھے۔
(نشرالطیب)

## تیل کا استعمال :

رسول اکرمؐ جب سر میں تیل لگانے کا قصد فرماتے تو:
بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل رکھتے اور پہلے ابروؤں میں تیل لگاتے، پھر آنکھوں پر، پھر سر میں تیل لگاتے، اسی طرح جب داڑھی میں تیل لگاتے تو پہلے آنکھوں پر لگاتے پھر داڑھی میں لگاتے۔ (زادالمعاد)
آپؐ داڑھی مبارکہ میں تیل لگاتے تو داڑھی کے اس حصہ سے شروع فرماتے جو

Marfat.com

گردن سے ملا ہوا ہے اور سر میں تیل لگاتے تو پہلے پیشانی کے رخ سے شروع فرماتے۔

(زاد المعاد)

## موئے بغل :

بعض احادیث مبارکہ میں وارد ہے کہ:

"رسول اکرمؐ بغل کے بال اکھیڑ ڈالا کرتے تھے۔ واللہ اعلم"

(مدارج النبوۃ)

## موئے زیر ناف :

موئے زیر ناف کے بارے میں احادیث میں آیا ہے کہ:

رسول اکرمؐ ان کو مونڈتے تھے اور بعض میں ہے کہ:

نورہ استعمال فرماتے تھے۔ واللہ اعلم (مدارج النبوۃ)

## نعلین شریف :

رسول اکرمؐ چپل نما یا کھڑاؤں نما جوتا پہنا کرتے تھے۔ آپؐ کے نعلین مبارک میں انگوٹھوں میں پہننے کے دو دو تسمے تھے۔ (ایک انگوٹھے اور سبابہ کی درمیان میں اور ایک وسطی اور اس کے پاس والی انگلی کے درمیان میں) اس کے علاوہ ایک دوہرا تسمہ پشت پر بھی تھا

آپؐ کا نعلین پاک ایک بالشت دو انگل لمبا اور سات انگل چوڑا تھا

(اسوہ رسول اکرمؐ)

آپؐ اپنا جوتا اٹھاتے تو الٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی سے اٹھاتے

(شمائل ترمذی)

آپؐ جوتا کبھی کھڑے ہو کر پہنتے اور کبھی بیٹھ کر۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

جب کوئی شخص تم میں سے جوتا پہنے تو داہنی طرف سے ابتداء کرے اور جب نکالے تو بائیں طرف سے پہلے نکالے۔ دایاں پاؤں جوتا پہننے میں مقدم ہونا چاہیئے اور نکالنے میں مؤخر۔

(شمائل ترمذی)

Marfat.com

## ناخن ترشوانا :

رسول اکرمؐ کا ناخن ہائے مبارک ترشوانے کا معمول بعض روایات مبارکہ کے مطابق جمعہ اور بعض کے مطابق جمعرات کے دن کا تھا۔ آپؐ ہاتھ کے ناخن ترشوانے میں درج ذیل ترتیب ملحوظ فرماتے تھے۔

## دایاں ہاتھ :

شہادت کی انگلی، بیچ کی انگلی، اس کے برابر والی انگلی پھر چھنگلیا۔

## بائیں ہاتھ :

چھنگلیا، اس کے برابر والی انگلی، بیچ کی انگلی، اس کے برابر کی انگلی، انگوٹھا پھر دائیں ہاتھ کا انگوٹھا۔

## دایاں پاؤں :

چھنگلیا سے شروع فرماتے اور بالترتیب انگوٹھے پر ختم کرتے۔

## بایاں پاؤں :

انگوٹھے سے شروع کرتے اور بالترتیب چھنگلیا پر ختم فرماتے۔

رسول اکرمؐ ہر پندرھویں دن ناخن کاٹتے تھے۔ (شمائل نبویؐ)

## سرمہ لگانا :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ کی ایک سرمے دانی تھی جس میں آپؐ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عمران بن ابی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

رسول اکرمؐ اپنی داہنی آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے اور بائیں آنکھ میں دو مرتبہ۔ (ابن سعد)

## کنگھا کرنا :

حضرت ابن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرمؐ جس سے بالوں میں کنگھا کرتے وہ کنگھا ہاتھی دانت کا تھا۔ (ابن سعد)

Marfat.com

آپؐ پہلے داڑھی مبارک اور سر مبارک میں تیل لگاتے اور پھر کنگھا کرتے۔

(ابن سعد)

رسول اکرمؐ سفر میں ہوتے یا حضر میں ہمیشہ بوقت جواب سات چیزیں آپؐ کے سرہانے رکھی رہتیں۔ ۱۔ تیل کی شیشی ۲۔ کنگھا ۳۔ سرمہ دانی ۴۔ قینچی ۵۔ مسواک ۶۔ آئینہ ۷۔ لکڑی کی ایک چھوٹی سی تیغ جو سر کے کھجانے میں کام آتی تھی۔ (زاد المعاد)

رسول اکرمؐ سوتے وقت مسواک کرتے۔ وضو کرتے اور سر کے بالوں اور داڑھی مبارک میں کنگھا کرتے۔ (زاد المعاد)

## خوشبو لگانا :

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ:
تین چیزیں نہ لوٹانا چاہئیں: تکیہ، تیل، خوشبو اور دودھ۔
رسول اکرمؐ مشک اور عود کی خوشبو کو تمام خوشبوؤں میں زیادہ محبوب رکھتے تھے۔

(زاد المعاد)

آپؐ خوشبو کی چیز اور خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے اور کثرت سے اس کا استعمال فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔

(نشر الطیب)

ریحان کی خوشبو کو بہت پسند فرماتے اس کے رد کرنے کو منع فرماتے تھے

(شمائل ترمذی)

# معمولات خورد و نوش

رسول اکرمؐ کی عادت مبارکہ تھی کہ حلال کھانے سے کبھی پرہیز نہیں فرماتے تھے سالن میں اگر بھنا ہوا گوشت ہوتا تو وہ تناول فرماتے، اگر گوشت نہ ہوتا تو صرف روٹی ہی کھا لیتے اور بعض مرتبہ نہ گوشت ہوتا نہ روٹی، کھجوریں ہی ہوتیں، تو آپؐ وہی کھا لیتے گیہوں کی روٹی ملتی یا جو کی سب کھا لیتے۔ اگر حلوہ یا شہد ملتا تو تناول فرماتے۔ اگر کسی

Marfat.com

وقت دودھ میسر ہوتا اور روٹی نہ ہوتی تو آپ دودھ پر اکتفا فرماتے۔ خربوزہ ملتا تو وہ کھا لیتے۔ بہرحال جو حلال اور طیب چیز موجود ہوتی وہ تناول فرماتے اور کوئی چیز کھانے سے انکار نہ فرماتے۔ (شمائل رسولؐ)

## کھانا :

رسول اکرمؐ کی عادت مبارکہ تھی کہ وہ کھانا کھاتے جو آپؐ کے قریب ہوتا کبھی تین کے بجائے چار انگلیوں سے کھانا کھاتے۔ دو انگلیوں سے آپؐ نے کبھی کھانا نہیں کھایا اور فرمایا:

"دو انگلیوں سے کھانا شیطان کا فعل ہے۔"

آپؐ کھانے کی پلیٹ کو انگلیوں سے صاف کرتے اور فرماتے:

"آخری کھانے میں زیادہ برکت ہوتی ہے۔"

آپؐ اس وقت تک انگلیاں چاٹتے رہتے جب تک انگلیاں سُرخ نہ ہو جاتیں اور آپؐ اس وقت تک رومال سے ہاتھ صاف نہ کرتے جب تک ایک ایک انگلی چاٹ نہ لیتے تھے اور فرماتے:

"نہیں معلوم کون سے کھانے میں برکت ہے۔" (شمائل رسولؐ)

## کھانے کا طریقہ :

رسول اکرمؐ ٹیک لگا کر کھانا تناول نہ فرماتے تھے۔ آپؐ فرماتے تھے:

"میں بندہ ہوں اور بندوں کی مانند بیٹھتا ہوں اور ایسے ہی کھاتا ہوں جیسے بندے کھاتے ہیں (حضور اکرمؐ کی نشست اس قسم کی تھی کہ گویا ابھی گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں گے) یعنی اکڑوں بیٹھ کر۔" (زادالمعاد)

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا:

"میں کبھی ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔" (شمائل رسولؐ)

کھانا اگر برتن کی چوٹی تک ہوتا تو آپؐ چوٹی سے کھانا شروع نہ فرماتے بلکہ اپنے سامنے نیچے کی جانب سے شروع کرتے اور فرماتے کہ:

"کھانے میں برکت چوٹی ہی میں ہوتی ہے۔"

(ابن ماجہ، ترمذی، مشکوٰۃ، نشرالطیب، خصائل نبویؐ)

Marfat.com

آپؐ جب کسی کھانے میں ہاتھ ڈالتے تو انگلیوں کی جڑوں تک کھانے میں نہیں بھرتے تھے۔ (نشر الطیب)

حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ کو دیکھا:

"آپ تین انگلیوں سے کھانا کھا رہے تھے۔ کن انگلی اس کے ساتھ والی انگلی اور درمیانی انگلی کے ساتھ۔"

پھر میں نے دیکھا:

"آپ ہاتھ صاف کرنے سے پہلے یہ تینوں انگلیاں چاٹ رہے تھے۔" (شمائل رسولؐ)

اگر کوئی چیز پتلی ہوتی تو شاذ و نادر بیچ والی انگلی کے برابر والی انگلی کو بھی استعمال کرتے تھے۔ (خصائل نبویؐ، طبرانی)

بعض روایات میں ہے کہ:

پہلے بیچ کی انگلی چاٹتے تھے اس کے بعد شہادت کی انگلی اس کے بعد انگوٹھا۔

(خصائل نبوی)

آپؐ کھانے کو کبھی نہ سونگھتے تھے اور نہ اس کو برا جانتے۔ (نشر الطیب)

کھانے یا پینے کی چیز میں رسول اکرمؐ پھونک نہ مارتے اور نہ اس کو برا جانتے۔ (ابن ماجہ)

## کھانے کی ابتدا پر :

رسول اکرمؐ کھانے کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھتے اور آخر میں تحمید کرتے:

الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ

(زاد المعاد)

جب کھانا پاس آتا تو فرماتے:

اللھم بارک لنا فی مارزقتنا وقنا عذاب النار بسم اللہ

(اے اللہ آپ نے ہمیں جو رزق عنایت فرمایا اس میں ہمیں برکت عنایت فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اللہ کے نام سے

Marfat.com

شروع کرتا ہوں)

## کھانے کا پہلا لقمہ اٹھانے پر :

رسول اکرمؐ جب کھانے میں پہلا لقمہ اٹھاتے تو ارشاد فرماتے:

"یا واسع المغفرہ" (اے بہت بخشنے والے)

## کھانا تناول فرما چکنے پر :

رسول اکرمؐ جب کھانا تناول فرما چکتے تو ارشاد فرماتے:

الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین۔

(شمائل ترمذی)

(سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا)

## دسترخوان اٹھ جانے پر :

رسول اکرمؐ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھ جاتا تو آپ ارشاد فرماتے:

الحمد لله حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه غیر ملفی ولا مودع ولا مستغنی عنه ربنا۔

(بخاری، زادالمعاد، شمائل ترمذی)

(سب تعریفیں اللہ کے لیے سزاوار ہیں جو بہت ہی عمدہ بڑی بابرکت انداز میں ہوں۔ اے ہمارے رب ہم اس دسترخوان کو اٹھا رہے ہیں ایسا نہیں کہ یہ کھانا ہمیشہ کے لیے ہمیں کافی ہو گیا ہو اور نہ ہم اس کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ رہے ہیں اور نہ ہم آپ کی اس نعمت سے کبھی مستغنی ہو سکتے ہیں)

## مدعو کرنے والے کے لیے :

رسول اکرمؐ جب کہیں مدعو ہوتے تو داعی کے حق میں ان الفاظ سے ضرور دعا فرماتے:

اللهم بارك لهم فی مارزقتهم واغفرلهم وارحمهم

(زادالمعاد، مدارج النبوۃ)

(اے اللہ ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما)

Marfat.com

## کھانے کے بعد :

رسول اکرمؐ کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے اور ہاتھوں پر جو تری ہوتی اس کو ہاتھوں، چہرے اور سر مبارک پر مل کر خشک کر لیتے۔

ایک روایت میں:

"اعضائے وضو پر ہاتھ پونچھنا بھی آیا ہے۔" (ابن ماجہ)

## پسندیدہ کھانا :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

"رسول اکرمؐ دیگچی، پیالے اور پلیٹ میں نیچے جو سالن رہ جاتا اسے بہت پسند فرماتے تھے اور آپؐ کے نزدیک مرغوب ترین کھانا ثرید اور روٹی تھی۔ کبھی آپؐ کرتے کہ بچے ہوئے ٹکڑوں کو اور روٹی کو ملا کر چور لیتے اور اسے تناول فرماتے آپؐ کو ایسی چوری بہت پسند تھی۔"

## ناپسندیدہ کھانا :

رسول اکرمؐ کو گرم کھانا ناپسند تھا۔ جب تک کھانے سے بھاپ اٹھتی رہتی سمجھتے زیادہ گرم ہوتا۔ آپؐ اسے مکروہ سمجھتے تھے آپؐ گرم کھانا کبھی نہیں کھاتے تھے اور فرماتے:

گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ کھانا ٹھنڈا کر کے کھایا کرو۔ اللہ تعالیٰ آگ کی گرمی ہمیں کھلانا پسند نہیں فرماتا۔

## پسندیدہ سالن :

رسول اکرمؐ گوشت کا سالن بہت پسند فرماتے تھے اور فرماتے:

"یہ قوت سامعہ میں اضافہ کرتا ہے اور آخرت میں یہ سید الطعام یعنی تمام کھانوں کا سردار ہے۔" (شمائل رسولؐ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

"رسول اکرمؐ کو بھنا ہوا گوشت اور سالن میں کدو بہت مرغوب تھا۔"

(ابن سعد، شمائل ترمذی)

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ایک مرتبہ فرمایا:

"سرکہ بھی کیسا اچھا سالن ہے۔" (شمائل ترمذی)

## پسندیدہ گوشت :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ کی خدمت میں پکا ہوا گوشت لایا گیا آپ نے اس میں بونگ کا گوشت لے لیا۔ آپ کو بونگ کا گوشت بہت پسند تھا۔ آپؐ نے اسے دانتوں سے کاٹ کر تناول فرما دیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

رسول اکرمؐ کو بونگ کا گوشت بہت مرغوب تھا۔ اسی گوشت میں آپ کو زہر دیا گیا تھا۔ گمان یہ ہے کہ یہود نے رسول اکرمؐ کو جو زہر دیا تھا وہ بونگ کے گوشت میں ہی ملا کر دیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ:

رسول اکرمؐ کو بونگ کا گوشت لذت کی وجہ سے زیادہ پسند نہیں تھا۔ بلکہ گوشت کیونکہ گاہے گاہے پکتا تھا اور یہ جلدی گل جاتا ہے اس لیے آپؐ اس کو پسند فرماتے تھے تاکہ جلدی سے فارغ ہو کر اپنے مشاغل اور اہم امور میں مصروف ہوں۔

(شمائل رسولؐ)

## رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا کھانا :

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

رسول اکرمؐ کی وفات تک آپؐ کے اہل و عیال نے مسلسل دو دن کبھی جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اکرمؐ نے کبھی سفید میدہ کی روٹی بھی کھائی ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ:

"آپؐ کے سامنے آخر عمر تک میدہ آیا بھی نہ ہو گا۔"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اکرمؐ نے کبھی میز پر کھانا تناول نہیں فرمایا۔ نہ چھوٹی طشتریوں میں کھایا نہ

آپؐ کے لیے کبھی چپاتی پکائی گئی۔ آپؐ کھانا چمڑے کے دسترخوان پر تناول فرماتے تھے۔
(شمائل ترمذی)

## رسول اکرمؐ کا معمول :

رسول اکرمؐ اگر کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے اور کسی ہم جلیس کو کوئی چیز کھانے یا پینے کی عنایت فرماتے تو داہنی طرف بیٹھنے والے کو اس کا زیادہ حقدار سمجھتے اور اس کو دیتے اور اگر بائیں جانب بیٹھنے والے کو عنایت فرمانا چاہتے تو داہنی طرف والے سے اجازت لے لیتے۔ یہ ترتیب اور یہ عمل ہمیشہ ملحوظ رہتا گو بائیں طرف کا آدمی کتنی ہی بڑی شخصیت کا ہوتا۔ (بخاری، مسلم، زاد المعاد)

رسول اکرمؐ جب کہیں مدعو ہوتے اور کوئی شخص بغیر بلائے ساتھ ہو جاتا تو آپؐ اس کو ساتھ لے لیتے مگر داعی کے گھر پہنچنے پر داعی سے اس کے لیے اجازت طلب فرماتے اور اجازت حاصل کرنے پر ہمراہ رکھتے۔ (مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ اپنے مہمانوں سے کھانے کے لیے اصرار فرماتے اور بار بار کہتے۔
ایک بار ایک شخص کو دودھ پلانے کے بعد اس سے بار بار فرمایا:

اشرب۔ اشرب (اور پیو اور پیو)

یہاں تک کہ اس شخص نے قسم کھا کر عرض کیا۔ قسم ہے اس اللہ بزرگ و برتر کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اور گنجائش نہیں ہے۔ (بخاری، مدارج النبوۃ)

رسول اکرمؐ کا اگر کسی مجمع میں کھانا تناول فرمانے کا اتفاق ہوتا تو سب سے آخر میں آپؐ ہی اٹھتے کیونکہ بعض آدمی دیر تک کھاتے رہنے کے عادی ہوتے ہیں اور ایسے لوگ جب دوسروں کو کھانے سے اٹھتا دیکھتے ہیں تو شرم کی وجہ سے خود بھی اٹھ جاتے ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کا لحاظ فرماتے ہوئے رسول اکرمؐ بھی بہ تکلف تھوڑا تھوڑا کھاتے ہی رہتے
(ابن ماجہ، بیہقی، مشکوۃ، زاد المعاد)

## مشروبات :

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:
پینے کی تمام چیزوں میں رسول اکرمؐ کو میٹھی اور ٹھنڈی چیز زیادہ مرغوب تھی آپؐ بسا اوقات شہد کو ٹھنڈے پانی میں ملا کر نوش فرماتے۔ (شمائل رسولؐ)

## عادات مبارکہ :

رسول اکرمؐ کی عادات مبارکہ یہ تھیں کہ:

پانی یا دودھ، جو بھی پیتے بیٹھ کر پیتے، کھڑے ہو کر کوئی چیز پینے سے منع فرماتے۔
(شمائل رسولؐ)

آپؐ کسی کھانے کی چیز میں پھونک نہیں مارتے تھے اسی طرح دودھ وغیرہ اگر گرم ہوتا تو اس میں بھی پھونکیں نہیں مارتے تھے۔ برتن میں منہ لگائے لگائے سانس نہیں لیتے تھے۔ منہ برتن سے الگ کرکے سانس لیتے۔ جب کوئی چیز پیتے تو تین گھونٹ اور تین سانس میں پیتے۔ پینے کی چیز اگر تھوڑی ہوتی تو ایک ہی سانس میں نوش فرما لیتے۔ جب کھانے یا پینے کا برتن منہ کے قریب لاتے تو بسم اللہ پڑھتے اور جب کھا یا پی کر برتن منہ سے ہٹاتے تو اللہ کا شکر ادا کرتے۔ (شمائل رسولؐ)

ایک مرتبہ آپؐ کے لیے ایک برتن میں دودھ اور شہد ملا کر لایا گیا۔ آپؐ نے اسے نوش فرمانے سے انکار کر دیا اور فرمایا:

ایک برتن میں دو پینے کی چیزیں یا ایک برتن میں دو کھانے، میں اسے حرام تو نہیں کرتا مگر ناپسند ضرور کرتا ہوں۔ یہ دکھاوے اور اسراف کی حد میں آ جاتا ہے۔ میں اللہ عزوجل کے آگے تواضع پسند کرتا ہوں جو اللہ کے آگے تواضع اور انکسار کرے گا اللہ اس کے درجے بلند کرے گا۔ (شمائل رسول)

رسول اکرمؐ جب پینے کی چیز کسی مجلس میں تقسیم کراتے تو حکم دیتے کہ عمر کے بڑے لوگوں سے دور شروع کیا جائے اور آپؐ کی عادت مبارکہ یہ بھی تھی کہ جب مجلس میں کسی پینے کی چیز کا دور چل رہا ہوتا اور بار بار پیالہ آ رہا ہوتا تو دوسرا پیالہ آنے پر اس کو اسی جگہ سے شروع کراتے جہاں پہلا دور ختم ہوا تھا۔

رسول اکرمؐ جب اپنے احباب کو کوئی چیز پلاتے تو آپؐ خود سب سے آخر میں نوش فرماتے اور فرماتے ساقی سب سے آخر میں پیتا ہے۔ (اسوہ رسول اکرمؐ)

## پسندیدہ مشروب :

رسول اکرمؐ دودھ کو پسند فرماتے تھے آپؐ نے فرمایا:

کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پینے دونوں کے کام آئے بجز دودھ کے کھانے

Marfat.com

کے بعد دعا فرماتے: اللھم زدنا خیراً منہ

اے اللہ ہمیں (یہ) زیادہ (اور) اس سے بہتر عطا فرما۔ (شمائل ترمذی)

آپؐ کبھی خالص دودھ نوش فرماتے اور کبھی سرد پانی ملا کر یعنی لسی۔ (مدارج النبوۃ)

## پھل :

رسول اکرمؐ کی خدمت میں جب موسم کا نیا پھل پیش ہوتا تو آپؐ اس کو آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور یہ الفاظ دعا کے طور پر ارشاد فرماتے:

اللھم کما اریتنا اولہ ارنا اخرہ

"اے اللہ جس طرح آپ نے ہمیں اس پھل کا شروع دکھلایا (اسی طرح) اس کا آخر بھی ہمیں دکھا۔"

اور پھر آپؐ کی خدمت میں جو سب سے کم عمر بچہ ہوتا اس کو عنایت فرماتے

(زاد المعاد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

رسول اکرمؐ کے ساتھی جب موسم کا پھل پہلے پہل دیکھتے تو لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے اگر آپؐ قبول فرماتے تو یہ دعا مانگتے:

اے اللہ تو ہم میں برکت عطا فرما۔ ہمارے پھلوں میں، ہمارے تول میں اور ہمارے ناپ میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے تیرے نبی تھے اور تیرے نبی تھے اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ انہوں نے مکہ میں خیر و برکت کے لیے دعا کی تھی اور میں مدینہ میں خیر و برکت کی دعا کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ حاضرین مجلس پر نظر ڈالتے اور جو عمر میں سب سے چھوٹا نظر آتا پہلے وہ پھل اسے عطا فرماتے

(شمائل رسولؐ)

رسول اکرمؐ اپنے شہر کا ہر پھل جب بھی اس کا موسم شروع ہوتا کھاتے۔ اپنے شہر کے کسی پھل سے پرہیز نہیں فرماتے تھے۔ (شمائل رسولؐ)

## پسندیدہ پھل :

رسول اکرمؐ ککڑی اور کھجور ایک ساتھ تناول فرماتے کبھی آپؐ ککڑی اور کھجور ملا کر کھاتے اور اس پر نمک ڈال لیتے۔ یہ آپؐ کے پسندیدہ پھل تھے۔ انگور بھی آپؐ کو بہت مرغوب

Marfat.com

تھے۔

رسول اکرمؐ کھجوریں دائیں ہاتھ سے کھاتے اور تربوز بائیں ہاتھ سے۔ آپؐ تربوز کو کھجور کے ساتھ ملا کر کھاتے۔ پھلوں کے کھانے میں یہ طریقہ آپؐ کے نزدیک بہت زیادہ مرغوب تھا۔ آپؐ فرماتے:

"تربوز ساتھ ملا کر کھانے سے کھجور کی گرمی کم ہو جاتی ہے۔"

آپؐ تربوز کو روٹی سے یا میٹھا ڈال کر بھی کھا لیتے۔ (شمائل رسولؐ)

حضرت ربیعہ بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ:

میرے چچا حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تازہ کھجوروں کا ایک خوان جن میں چھوٹی چھوٹی روئیں دار ککڑیاں بھی تھیں، مجھے آپؐ کے پاس لے جانے کا حکم دیا۔ میں وہ خوان لے کر رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپؐ کو ککڑی بہت مرغوب تھی۔ میں جس وقت ککڑیاں لے کر حاضر ہوئی۔ آپؐ کے پاس بحرین سے آئے ہوئے کچھ زیورات رکھے تھے۔ آپؐ نے ان میں سے ہاتھ بھر کر کچھ زیورات مجھ کو عطاء فرمائے۔ (شمائل رسول)

# معمولات معاشرت

## عفو و درگزر

مکہ جب فتح ہوا تو حرم کے صحن میں جہاں آپؐ کو گالیاں دی گئیں۔ آپ پر نجاستیں پھینکی گئیں۔ آپؐ کے قتل کی تجویز ہوئی۔ قریش کے تمام سردار مفتوحانہ کھڑے تھے۔ ان میں وہ بھی تھے جو اسلام کے مٹانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے تھے۔ جو آپؐ کو جھٹلایا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جو آپؐ کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جو خود اس پیکر قدسیؐ کے ساتھ گستاخیوں کا حوصلہ رکھتے تھے۔ وہ بھی تھے جنہوں نے آپؐ پر پتھر پھینکے تھے۔ وہ بھی تھے جنہوں نے آپؐ کے عزیزوں کا خون ناحق کیا۔ ان کے سینے چاک کیے

تھے اور ان کے دل و جگر کے ٹکڑے کیے تھے۔ وہ بھی تھے جو غریب اور بے کس مسلمانوں کو ستاتے تھے ان کے سینے پر اپنی جفاکاری کی آتشیں مہریں لگاتے تھے۔ ان کو جلتی ریتوں پر لٹاتے تھے۔ دہکتے کوئلوں سے ان کے جسم کو داغتے تھے۔ نیزوں کی انی سے ان کے بدن کو چھیدتے تھے۔ آج یہ سب مجرم سرنگوں تھے۔ پیچھے دس ہزار خون آشام تلواریں محمد مصطفیٰ ﷺ کے اشارے کی منتظر تھیں۔ دفعتاً زبان کھلتی ہے۔ سوال ہوتا ہے۔

"بتاؤ۔ میں آج تم لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کروں؟"

جواب ملتا ہے۔

"محمد (ﷺ) تو ہمارا شریف بھائی اور شریف بھتیجا ہے۔"

ارشاد ہوتا ہے:

آج میں وہی کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے ظالم بھائیوں سے کہا تھا۔

لاتثریب علیکم الیوم۔ آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں۔

اذھبوا فانتم الطلقاء جاؤ تم سب آزاد ہو۔

(سید سلیمان ندوی)

## جود و سخا :

جود و سخا رسول اکرمؐ کی فطرت تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

آپؐ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور خصوصاً رمضان کے مہینے میں آپؐ اور سخاوت فرماتے تھے تمام عمر کسی کے سوال پر "نہیں" کا لفظ فرمایا:

ایک دفعہ ایک شخص خدمت اقدس ﷺ میں آیا اور دیکھا کہ دور تک آپؐ کی بکریوں کا ریوڑ پھیلا ہوا ہے اس نے آپؐ سے درخواست کی اور آپؐ نے سب کی سب دے دیں اس نے اپنے قبیلے میں جاکر کہا کہ:

"اسلام قبول کر لو، محمد ﷺ ایسے فیاض ہیں کہ مفلس ہو جانے کی پروا نہیں کرتے۔"

(شبلی نعمانی)

ایک دفعہ رسول اکرمؐ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

Marfat.com

اے ابوذرؓ مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے میرے پاس ایک اشرفی بھی بچ رہے سوائے اس کے جو ادائے قرض کے لیے ہو تو اے ابوذرؓ - میں اس مال کو دونوں ہاتھوں سے اللہ کی مخلوق میں تقسیم کرکے اٹھوں گا۔" (صحیح بخاری)

## حُسنِ خُلق :

رسول اکرمؐ کا یہ معمول تھا کہ کسی سے ملنے کے وقت ہمیشہ پہلے خود سلام اور مصافحہ فرماتے۔ کوئی شخص جھک کر آپؐ کے کان میں کچھ بات کہتا تو اس وقت تک اس کی طرف سے رُخ نہ پھیرتے جب تک وہ خود منہ نہ ہٹا لے۔ مصافحہ میں بھی یہی معمول تھا۔ یعنی ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ خود نہ چھوڑ دے اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے۔ مجلس میں بیٹھتے تو آپؐ کے زانو کبھی ہم نشینوں سے آگے نکلے ہوئے نہ ہوتے۔

ایک دفعہ نجاشی کے ہاں سے ایک سفارت آئی۔ آپؐ نے اس کو اپنے ہاں مہمان رکھا اور خود بنفس نفیس مہمان داری کے تمام کام انجام دیئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ ہم یہ خدمت انجام دیں گے۔ ارشاد ہوا:

"ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت گزاری کی ہے اس لیے میں ان کی خود خدمت گزاری کرنا چاہتا ہوں۔"

کسی شخص کی کوئی بات ناپسند آتی تو اکثر اس کے سامنے اس کا تذکرہ نہ فرماتے، ایک دفعہ ایک صاحب عرب کے دستور کے مطابق زعفران لگا کر خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے کچھ نہ فرمایا۔ جب وہ اٹھ کر چلے گئے تو لوگوں سے کہا کہ:

"ان سے کہہ دینا کہ اس کو دھو ڈالیں۔" (ساقی کوثر)

## مہمان نوازی :

رسول اکرمؐ مہمان نوازی میں کافر و مسلمان میں کوئی امتیاز نہ کرتے تھے۔ مشرک و کافر سب آپؐ کے مہمان ہوتے اور آپؐ یکساں ان کی مہمان نوازی کرتے۔ جب اہل حبشہ کا وفد آیا تو آپؐ نے خود اپنے ہاں اتارا اور خود بنفس نفیس ان کی خدمت کی۔

ایک دفعہ ایک کافر مہمان ہوا آپؐ نے اسے بکری کا دودھ پلایا وہ سارے کا سارا پی گیا۔ آپؐ نے دوسری بکری منگوائی وہ بھی کافی نہ ہوئی۔ غرض سات بکریوں تک نوبت آئی۔

Marfat.com

جب تک وہ سیر نہ ہوا آپؐ پلاتے گئے۔

حضرت مقدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اور میرے دو رفیق اس قدر تنگ دست تھے کہ بھوک سے بینائی جاتی رہی۔ ہم لوگوں نے اپنے تکفل (کفالت) کی درخواست کی۔ لیکن کسی نے منظور نہ کی۔ آخر ہم لوگ رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ دولت خانہ پر لے گئے اور تین بکریوں کو دکھا کر فرمایا: ان کا دودھ پیا کرو۔ چنانچہ ہم میں سے ہر شخص دودھ دوہ کر اپنا اپنا حصہ پی لیا کرتا تھا۔

## انکساری :

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ :

رسول اکرمؐ مریضوں کی عیادت فرماتے تھے۔ جنازوں میں شرکت فرماتے تھے۔ دراز گوش پر سوار ہو جاتے تھے اور غلاموں کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔

(شمائل ترمذی)

آپؐ خدمت گار کے ساتھ کھانا کھا لیتے اور اس کے ساتھ آٹا گوندھوا لیتے۔ اپنا سودا بازار سے خود لے آتے اور سب سے بڑھ کر احسان کرنے والے اور عدل کرنے والے اور عفیف اور سچ بولنے والے تھے۔

(مدارج النبوۃ)

## سلام میں سبقت

رسول اکرمؐ کا معمول تھا کہ جو بھی آپؐ کے پاس آتا آپؐ سلام کرنے میں سبقت فرماتے تھے اور آنے والے کے سلام کا جواب بھی دیتے تھے۔

(اسوہ رسول اکرمؐ)

## افضل شخص

آپؐ کے نزدیک سب میں افضل وہ شخص ہوتا جو عام طور سے سب کا خیر خواہ ہوتا اور سب سے بڑا رتبہ اس شخص کا ہوتا جو لوگوں کی غم خواری اور اعانت بخوبی کرتا۔

(الطیب)

## بچوں سے محبت

رسول اکرمؐ جب کسی ماں کو اپنے بچے سے پیار کرتے ہوئے دیکھتے تو بہت خوش

Marfat.com

ہوتے۔ کبھی ماؤں کی بچوں سے محبت کا ذکر آتا تو فرماتے:

"اللہ تعالیٰ جس شخص کو اولاد دے اور وہ اس سے محبت کرے اور
اس کا حق بجالائے تو وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔"

رسول اکرمؐ جب سفر سے تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے انہیں نہایت شفقت سے اپنے آگے یا پیچھے سواری پر بٹھا لیتے تھے۔ (خصائل نبوی)

## پیغام پر سلام

جب کسی کا سلام رسول اکرمؐ کو پہنچتا تو آپؐ سلام پہنچانے والے کے ساتھ سلام لانے والے کو بھی سلام کا جواب دیتے اور اس طرح فرماتے:

علیک وعلی فلان سلام (شمائل ترمذی)

## خط

رسول اکرمؐ کا خط لکھوانے کے سلسلے میں یہ معمول تھا کہ:

بسم اللہ کے بعد مرسل کا نام لکھواتے اور مرسل الیہ کا نام لکھواتے اس کے بعد خط کا مضمون لکھواتے۔

## سوتے کو سلام

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

رسول اکرمؐ اگر رات کے وقت گھر میں تشریف لاتے تو اس طرح سلام فرماتے کہ سونے والے کی نیند اچاٹ نہ ہو اور جو جاگتا ہو وہ اسے سُن لے۔ (ادب المفرد)

## اجازت

رسول اکرمؐ کی عادت مبارکہ تھی کہ:

کبھی دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت طلب نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ دروازے کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر سلام کرتے اور پھر اندر آنے کی اجازت چاہتے تاکہ اجازت سے قبل مکان کے اندر نظر نہ پہنچے۔ (زادالعاد)

## غصہ

رسول اکرمؐ نے کبھی ذاتی معاملہ میں غصہ نہیں کیا اور نہ اپنے نفس کا کسی سے بدلہ

Marfat.com

لیا کسی سے ناراضگی کا اظہار فرماتے تو چہرے کو اس طرف سے پھیر لیتے لیکن زبان سے سخت ست نہ کہتے تھے۔

(ابن سعد)

جب آپ کو کھڑے ہوئے غصہ آتا تو بیٹھ جاتے اور بیٹھے بیٹھے غصہ آتا تو لیٹ جاتے تھے (تاکہ غصہ فرو ہو جائے)

(زاد المعاد)

## ایفائے عہد

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

بعثت سے پہلے میں نے رسول اکرمؐ سے کوئی چیز خریدی کچھ رقم باقی رہ گئی۔ میں نے آپؐ سے وعدہ کیا کہ اسی جگہ لے کر حاضر ہوتا ہوں۔ پھر میں بھول گیا۔ تین دن کے بعد مجھے یاد آیا۔ میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اکرمؐ اسی جگہ تشریف فرما ہیں۔ آپؐ نے فرمایا:

"تم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا۔ تین دن سے اسی جگہ پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔"

(ابو داؤد)

## تحمل و بردباری

رسول اکرمؐ نے اپنی ذات کے لیے کسی سے انتقام نہیں لیا۔ آپؐ نے کبھی کسی چیز کو یعنی (آدمی یا جانور کو) اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ اللہ کی راہ میں جو جہاد کیا وہ اور ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"رسول اکرمؐ نے اپنے دست مبارک سے اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں مارا۔ نہ کبھی کسی خادم کو نہ کسی عورت (بیوی یا باندی) کو مارا۔"

آپؓ فرماتی ہیں کہ:

میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اکرمؐ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے ظلم کا بدلہ لیا ہو البتہ اللہ کی حرمتوں میں سے کسی کی توہین ہوتی (مثلاً کسی حرام فعل کا کوئی مرتکب ہوا ہو) تو رسول اکرمؐ سے زیادہ غصہ والا کوئی شخص نہیں ہوتا تھا۔

(شمائل ترمذی)

Marfat.com

## مزاح مبارک

ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سواری کی درخواست کی۔ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

تم کو سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دوں گا وہ شخص حیران ہوا کیونکہ اونٹنی کا بچہ سواری کا کام کب دے سکتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اونٹنی کے بچہ کا کیا کروں گا؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

"کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو۔" (شمائل نبویؐ)

ایک مرتبہ ایک بڑھیا خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت نصیب کرے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

"بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔"

یہ فرما کر آپؐ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور بڑھیا نے رسول اکرمؐ کے الفاظ سنے تو زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جب سے آپؐ نے فرمایا ہے کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی یہ بڑھیا رو رہی ہے آپؐ نے فرمایا کہ:

"اس سے کہہ دو کہ بوڑھی عورتیں جنت میں جائیں گی مگر جوان ہو کر۔"

(شمائل نبویؐ)

## دل جوئی

رسول اکرمؐ سب کی دلجوئی فرماتے۔ ایسا برتاؤ نہ کرتے جس سے کوئی گھبرا جائے ظالموں اور شریروں سے خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے مگر سب کے ساتھ خندہ پیشانی، خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہر کام کو انتظام کے ساتھ کیا کرتے۔ بیٹھتے وقت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے۔ کسی محفل میں تشریف لے جاتے تو جہاں بھی کنارے پر جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔ اگر بات کرنے والے کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف رخ کر کے بات کرتے۔ (اخلاق حبیبؐ)

Marfat.com

## خبر گیری

رسول اکرمؐ زبان مبارک سے وہی بات فرماتے جس سے ثواب ملے۔ کوئی پردیسی آتا تو اس کی خبر گیری کرتے۔ ہر شخص کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے جس سے ہر شخص کو یہی محسوس ہوتا کہ رسول اکرمؐ کو میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہے اگر کوئی شخص بات کرنے بیٹھ جاتا تو جب تک وہ نہ اٹھے آپؐ نہ اٹھتے تھے۔

(نشر الطیب)

## مریض کے لیے دعا

رسول اکرمؐ مریض کے لیے تین بار دعا فرماتے جیسا کہ آپؐ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا فرمائی:

"اے اللہ سعدؓ کو شفا دے۔ اے اللہ سعدؓ کو شفا دے۔ اے اللہ سعدؓ کو شفا دے۔"

(زاد المعاد)

## جنازے کے ہمراہ

رسول اکرمؐ جنازے کے ساتھ پاپیادہ تشریف لے جاتے۔ (ترمذی)

اور جب تک جنازہ کندھوں سے اتارا نہ جاتا نہ بیٹھتے فرماتے:

اذا انتم الجنازہ فلا تجلسوا حتی توضع

اور ایک روایت میں ہے جب تک لحد میں نہ رکھا جائے نہ بیٹھو۔ (مدارج النبوۃ)

## تدفین کے بعد

رسول اکرمؐ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو خود بھی استغفار فرماتے اور دوسروں کو بھی فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

# معمولاتِ سفر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے خود روانہ ہوتے یا کسی کو روانہ فرماتے تو جمعرات کے روز کو روانگی کے لئے مناسب خیال فرماتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سواری کو زیادہ تیز رفتاری سے چلانا پسند فرماتے اور جب دیکھتے کہ سفر لمبا ہے تو رفتار اور تیز کر دیتے۔

سفر میں کہیں پڑاؤ کر کے روانہ ہوتے تو عادت طیبہ تھی کہ صبح کے وقت کوچ فرماتے۔ سفر میں کتنی ہی کم مدت کے لئے ٹھہرتے جب تک نماز دوگانہ ادا نہ فرماتے وہاں سے روانہ نہیں ہوتے۔

جب کوئی مسافر سفر سے واپس آتا اور خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری دیتا تو اس سے معانقہ کرتے اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔ (زاد المعاد)

سفر سے واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے مکان کے اندر تشریف نہیں لے جاتے بلکہ پہلے مسجد میں جا کر نماز دوگانہ ادا فرماتے اور پھر گھر میں تشریف لے جاتے۔ سفر سے تشریف لاتے وقت شہر میں آکر چے راستے میں ملتے تو ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر بٹھا لیتے۔ چھوٹے بچے کو اپنے آگے بٹھاتے اور بڑے کو پیچھے۔ (زاد المعاد)

سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہمراہیوں کے ساتھ ہوتے اور کوئی کام سب کو کرنا ہوتا (مثلاً کھانا وغیرہ پکانا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کام کاج میں ضرور حصہ لیتے۔ مثلاً ایک پڑاؤ پر سب اصحاب نے کھانا پکانے کا ارادہ کیا اور ہر ایک نے ایک ایک کام اپنے ذمہ لیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑیاں چن لانے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ (زاد المعاد)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے یا جہاد کے لئے تو اصحاب میں سے کسی ایک صحابی کو اپنے ہمراہ سواری پر بٹھاتے۔ (زاد المعاد)

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے تو ابتدائی دن نکلتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے کہ آپ کی اُمت کو سویرے سویرے سفر کو جانے میں برکت دے۔ اگر مسافر تین ہوتے تو ان کو حکم فرماتے کہ ایک کو امیر بنالیں۔ (زاد المعاد)

Marfat.com

## سفر پر روانگی کے وقت دُعا :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے روانہ ہوتے اور سواری پر اچھی طرح بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہتے اور پھر دعا کے یہ الفاظ زبان مبارک سے ادا فرماتے

سُبحانَ الّذی سخّرَلَنا ھذا وماکُنّاله' مُقرنین وانّا الیٰ ربّنا لمنقلبون ط اللّٰھمّ اِنّا نَسئلُك فی سفرنا ھذا البّروالتّقوٰی و من العمل ما ترضیٰ ط اللّٰھم ھوّن عَلَینَا سَفرَ نَا ھذا واطوعنّا بُعد الأرض ط اللّٰھمّ انت الصّاحبُ فی السّفر والخلیفۃ فی الأھل و المال ط (زاد المعاد)

اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور اس کی قدرت سے ہم اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ اے اللہ ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جس سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما اور زمین کی مسافت کو ہم پر آسان فرما۔ اے اللہ آپ ہی رفیق ہیں۔ سفر میں اور خبر گیری کرنے والے گھر بار اور مال میں۔

## سواری کے بلندی پر چڑھتے وقت کی دُعا :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری جب کسی بلندی پر چڑھتی تو آپ تین مرتبہ "اللہ اکبر" کہتے اور یہ دعا کے یہ الفاظ ادا فرماتے۔

اللّٰھمّ لك الشرف علیٰ کُلّ شرفٍ ولك الحمدُ علی کُلّ حالٍ

(زاد المعاد)

"اے اللہ اس بلندی پر شرف آپ ہی کے لئے ہے اور آپ کے لئے ہر حال میں تعریف ہے۔"

## سواری کے پستی میں اترتے وقت :

جب سواری کسی پستی میں اترتی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ "سبحان اللہ" ادا فرماتے۔

Marfat.com

## سواری کے لئے رکاب میں پیر رکھتے وقت :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری کے لئے جب رکاب میں پیر رکھتے تو فرماتے :
" بسم اللہ "۔

## گاؤں یا شہر کو دیکھ کر :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب گاؤں یا شہر میں قیام کا ارادہ ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دور سے دیکھ لیتے تو زبان مبارک سے تین مرتبہ یہ دعائیہ الفاظ فرماتے :

**اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیھَا**

## گاؤں یا شہر میں داخل ہوتے وقت :

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قیام کے ارادے سے کسی گاؤں یا شہر میں داخل ہونے لگتے تو فرماتے :

**اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَ حَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا۔**

اے اللہ نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور ہمیں عزیز کر دیجئے اہلِ شہر کے نزدیک اور ہمیں اہلِ شہر کے نیک لوگوں کی محبت دیجئے۔ (زادالمعاد)

## سفر سے واپسی پر :

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سفر پر روانگی کے وقت کی دُعا پڑھتے اور یہ الفاظ مزید اس میں شامل فرماتے :

**آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔**

ہم سفر سے آنے والے توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہیں۔ (زادالمعاد)

## سفر سے واپسی پر گھر پہنچ کر :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر سے واپس ہوتے تو اپنے گھر والوں میں

Marfat.com

تشریف لاتے تو فرماتے :

**"توبًا توبًا لربنا اوبا لا یغادر علینا حوبًا۔"**

بہت بہت توبہ کرتے ہیں ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں ہم پر کوئی گناہ۔ (زاد المعاد)

## سفر کے لئے رخصت کرتے وقت :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو سفر کے لئے رخصت فرماتے تو زبان پر یہ الفاظ آتے :

**استودع اللہ دینك وامانتك و خواتیم اعمالك**

اللہ کے سپرد کرتا ہوں میں تیرے دین کو اور تیری قابل حفاظت چیزوں کو اور تیرے اعمال کے انجاموں کو۔ (زاد المعاد)

**اللّٰھمّ صلی علی سیدنا محمد و بارك وسلم**

Marfat.com

# معمولاتِ جہاد

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد میں یہ معمول تھا کہ :

جب فوج کو کسی مہم پر روانہ فرماتے تو امیر العسکر کو خاص طور پر پرہیزگاری اختیار کرنے اور اپنے رفقاء کے ساتھ نیکی کرنے کی ہدایت فرماتے پھر تمام فوج کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے :

"اللہ کے نام پر اللہ کی راہ میں کفار سے لڑنا۔ خیانت اور بد عہدی نہ کرنا۔ مردوں کے ناک اور کان نہ کاٹنا۔ بچوں کو قتل نہ کرنا۔"

اس کے بعد شرائط جہاد کی تلقین فرماتے جب فوج کو رخصت فرماتے تو یہ الفاظ فرماتے :

"میں تمہارے فرض کو۔ امانت کو اور تمہارے اعمال کے نتائج کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں۔"

جب خود شریکِ جہاد ہوتے اور حملہ کے مقام پر شب کو پہنچتے تو صبح کا انتظار کرتے۔ صبح ہو جاتی تو حملہ کرتے اگر صبح کے وقت حملہ کرنے کا اتفاق نہ ہوتا تو دوپہر ڈھلے حملہ کرتے۔ جب کوئی مقام فتح ہو جاتا تو اقامت عدل وانصاف کے لیے وہاں پر تین دن قیام فرماتے جب فتح و ظفر کی خبر آتی تو سجدہ شکرانہ بجالاتے جب میدان جہاد میں شریکِ کارزار ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے :

"اے اللہ تو میرا دست وبازو ہے تو میرا مددگار ہے۔ تیرے سہارے پر میں مدافعت کرتا ہوں۔ حملہ کرتا ہوں اور لڑتا ہوں۔"

ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ سوار ہو جانے کے بعد تین تین بار تکبیر و تمہید کرتے پھر یہ دعا پڑھتے۔

سُبحَانَكَ اَنِّیْ ظَلَمتُ نَفسِی فَاغفِرلِی اِنَّهٗ لاَ یغفُر الذنُوبَ اِلاَّ اَنتَ .(سیرت النبیؐ جلد اوّل)

اَللّٰھُمّ صلّی علیٰ سیّدنا محمد عبدكَ و نبیّكَ ورسولك النّبی الامی وعَلیٰ اله واصحابه وَبارِكْ وسلّم ٥

# اختتامی دُعا

اے اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت گاہ (قبر) کا رُخ مجھ سے نہ پھیر اور جب تو مجھ کو مارے تو ان کی محبت اور ان کی سنت میں مار۔

اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے اس دُعا کو قبول فرمالے۔

(غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۸)

# رسول اکرم

# تعلیمات و معمولات



Marfat.com